Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 25

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

14/ جمادی الثانی 1429 ہجری 19/ احسان، 1387 ہش 19/ جون 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر وعافیت سے ہیں الحمد للہ۔ حضور انور بیرونی ممالک کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور سفر وحضر میں خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

قرض کے لین دین کے متعلق قرآن مجید کے پیش کردہ سنہری اصول

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاكْتُبُوْهُ وَلْیَكْتُبْ بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا یَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ یَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْیَكْتُبْ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰی وَلَا یَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰی اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰی اَلَّا تَرْتَابُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَایَعْتُمْ وَلَا یُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِیْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَیُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۝ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ۔ (البقرۃ: ۲۸۴-۲۸۳)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اُسے سکھایا ہے۔ اور وہ لکھوائے جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے، اور اللہ، اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور اس میں سے کچھ کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے بیوقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اُس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ ان دو عورتوں میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کروا دے۔ اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اُسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں۔ تمہارا یہ طرزِ عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا اور شہادت کو قائم کرنے کیلئے بہت مضبوط اقدام ہوگا، اور اس بات کے زیادہ قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو۔ (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لے دے لیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اسے نہ لکھو اور جب تم کوئی (لمبی) خرید وفروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ اور اگر تم سفر پر ہو اور تمہیں کاتب میسر نہ آئے تو کوئی چیز باقبضہ رہن کے طور پر ہی سہی۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے پاس امانت رکھے تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اسے چاہئے کہ وہ ضرور اس کی امانت واپس کرے اور اللہ اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جو کوئی بھی اسے چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہو جائے گا اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔"

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے (قرض کی واپسی کا) تقاضہ کیا اور شدت سے کام لیا، سختی سے بات کی تو صحابہؓ نے اس کو مارنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ صاحب حق ہے (یعنی جس نے قرض لینا ہو) اس کو کہنے کا حق ہے پھر فرمایا اس کے اونٹ کے مانند اس کو اونٹ دے دو تو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے تو آپؐ نے فرمایا اس کو وہی دے دو، تم میں سے بہتر وہ ہے جو (قرض کی) ادائیگی میں بہترین انداز اپناتا ہے۔"

(بخاری کتاب الوکالہ باب الوکالہ فی قضاء الدیون)

☆...... ایک روایت میں آتا ہے "جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال (قرض پر) لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کرے گا اور جو شخص مال کھا جانے اور تلف کر جانے کی نیت سے لیگا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا"۔ (بخاری کتاب الاستقراض واداء الدیون)

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کسی کہنے والے نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قرض کے بارے میں کتنی ہی زیادہ پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے"

(بخاری کتاب الاستقراض واداء الدیون)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"عدل کی حالت ہے یہ جو متقی کی صورت نفس امارہ میں ہوتی ہے اس حالت کی اصلاح کیلئے عدل کا حکم ہے اس لئے نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن اس میں یہی خواہش کرنا کہ کسی طرح سے اس کو دبا لوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جاوے۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بے باک ہوگا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں، عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دَین واجب ادا کیا جاوے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایسے لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607 الحکم 24 جنوری 1906)

"شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کیلئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعہد تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ سود میں داخل نہیں ہے، وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہئے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف زیادہ ملے وہ سود میں داخل نہیں ہے"۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 67-166 البدر 27 مارچ 1903ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک مبارک تحریک

خلافت سے متعلق کتب کا امتحان

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقع پر عالمگیر جماعت احمدیہ پر یہ احسان کیا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلق مختلف کتب کو پڑھنے اور ان کے امتحانات دینے کی تحریک فرمائی ہے۔ الحمدللہ کہ اس کے ذریعہ نئی نسل پر جہاں خلافت کی عظمت واہمیت واضح ہوگی وہیں سوسالہ تاریخ میں خلافت احمدیہ جن نشیب وفراز سے گزری ہے اور جن مخالفتوں کا اس کو سامنا کرنا پڑا ہے اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کو حاصل ہوئی ہیں۔ ان کا علم ہوگا اور ان کے اندر خلافت سے محبت پیدا ہو کر اس کی اہمیت واضح ہوگی اور وہ بھی اپنے بزرگ اسلاف کی طرح اس مبارک روحانی وآسمانی نظام کو اپنی زندگیوں کا ایسا حصہ سمجھیں گے کہ جس کے بغیر ان کی زندگی بے کار ہے۔

خلافت سے متعلق کتب میں جن کا امتحان مقرر کیا تھا ان میں سے پہلی کتاب ''منصب خلافت'' ہے۔ دوسری کتاب ''آئینہ صداقت'' ہے اور تیسری کتاب ''خلافت حقہ اسلامیہ'' ہے۔ ان تینوں کتابوں کے مطالعہ اور امتحان سے پہلے احباب جماعت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''الوصیت'' کا امتحان دیا۔ الوصیت کا امتحان اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر ۲۰۰۷ء کی سہ ماہی میں ہوا جبکہ جنوری فروری مارچ منصب خلافت کا اور اب اپریل، مئی، جون میں ''آئینہ صداقت'' کا امتحان ہو رہا ہے جبکہ جولائی اگست ستمبر میں ''خلافت حقہ اسلامیہ'' کا امتحان ہوگا۔

ان چاروں سہ ماہیوں میں پہلے رسالہ الوصیت کا امتحان لینا اور پھر خلافت سے متعلق کتب کا امتحان لینا یہ بتاتا ہے کہ نظام وصیت اور نظام خلافت دراصل دو لازم وملزوم آسمانی نظام ہیں اور جماعت کے افراد کو اس کا علم ہونا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں اپنے بعد خلافت سے متعلق نہایت واضح پیشگوئی فرمائی ہے اور جہاں ایک طرف آپؑ نے خلافت احمدیہ کو قدرت ثانیہ کے رنگ میں بیان فرما کر اپنے بعد ایک دائمی نظام خلافت کی خوشخبری عطا فرمائی ہے تو وہیں ساتھ ہی مبارک نظام کو چلانے کے لئے نظام وصیّت کا بھی ذکر فرمادیا کہ مومنین کی ایک جماعت جہاں تقویٰ وطہارت اور دُعاؤں سے خلیفۂ وقت کی مدد کرے گی وہیں اپنے عزیز مالوں سے بھی وہ اس کا ساتھ دیں گے۔

رسالہ الوصیّت کے بعد جس دوسری کتاب کا امتحان ہو چکا ہے اس کا نام ''منصب خلافت'' ہے منصب خلافت دراصل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک لیکچر ہے جو آپ نے اپنی مبارک خلافت کے پہلے سال ۱۹۱۴ء میں پہلی مجلس شوریٰ میں خلیفہ کے مقام اور اس کے کام پر اسی طرح خلافت کی عظمت واہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ بہرحال اس کتاب کا امتحان بھی جنوری۔ فروری۔ مارچ ۲۰۰۸ء میں ہو چکا ہے اور اب ان دنوں تمام ذیلی تنظیمیں کتاب ''آئینہ صداقت'' کا امتحان دینے میں مصروف ہیں۔

''آئینہ صداقت'' حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جو آپ نے منکرین خلافت کے سربراہ مولوی محمد علی صاحب کے ایک مضمون کے جواب میں لکھی تھی جو کہ انہوں نے بعنوان The Split شائع کیا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا نظام نہیں بلکہ صدر انجمن احمدیہ ہی قائم رہنی چاہئے تھی۔ مولوی محمد علی صاحب نے یہ بھی لکھا کہ نعوذ باللہ من ذٰلک خلافت کی بیعت کرنے والوں نے اور بالخصوص حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف مبالغہ سے بھری ہوئی باتیں پیش کر کے بلاوجہ آپ کے درجہ کو بڑھایا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کتاب آئینہ صداقت میں بادلائل ثابت فرمایا ہے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد قیام خلافت کی بشارات دی تھیں بلکہ یہ بشارات تو قرآن وحدیث کی روشنی میں دی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر فرمایا تھا کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ اس طرح اس جماعت کی حفاظت فرمائے گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ راشد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔ نیز آپؑ نے فرمایا تھا کہ قدرت ثانیہ کا ظہور آپؑ کی وفات کے بعد ہوگا جبکہ اگر انجمن ہی قدرت ثانیہ تھی تو اس کا قیام تو آپ نے اپنے زمانہ مبارک میں ۱۹۰۸ء میں فرما دیا تھا۔ جس کے پہلے صدر محترم مولانا نورالدین صاحبؓ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ اوّل بنایا تھا اور جس کے پہلے سیکرٹری خود مولوی محمد علی صاحب تھے۔ اسی طرح آپؑ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دور آخرین میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی فرمائی ہے پھر کس طرح مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کا قیام نہیں ہوگا۔

یہ تمام امور بادلائل اور مفصل تحریر فرمانے کے بعد آپ نے واضح فرمایا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بعض ہمنوا خلافت کا انکار صرف اور صرف اس کر رہے تھے کہ اُن کو یقین تھا کہ ان کو کسی نے خلیفہ نہیں بنانا اور اگر ان کو یہ یقین ہوتا تو وہ ہرگز خلافت کے قیام کی مخالفت نہ کرتے۔ صرف اور صرف اپنی انا کے لئے انہوں نے خلافت کا انکار کیا اور پھر اس انکار کے لئے اپنی طرف سے بعض ایسے نام نہاد دلائل گھڑے جو اس قدر بودے اور کمزور تھے کہ ۱۹۱۴ء کے بعد صرف چند سالوں کے اندر ہی جماعت کی ننانوے فیصد آبادی کو پتہ چل گیا کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے دعاوی اور دلائل میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے اور تمام احمدیوں کو معلوم ہوگیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد سے انحراف مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہے نہ کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اور آپؓ کی جماعت نے۔

امتحان میں اس کتاب کا دوسرا باب مقرر کیا گیا ہے جو کہ اختلافات سلسلہ کی تاریخ اور اس کے صحیح حالات پر مشتمل ہے اس میں آپ نے بادلائل واضح فرمایا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ضعیف الاعتقاد تھے اور صرف دنیوی اغراض کے تحت ہی ان لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ سے صاف ثابت ہے کہ یہ لوگ تبلیغ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو چھپانا اور جماعت احمدیہ کے عقائد کو پس پشت ڈالنا ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ خلافت اُولیٰ میں انہوں نے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کو صرف ایک ایسی بیعت کے طور پر لیا جو صرف نماز پڑھنے اور نکاح پڑھانے اور خطبہ پڑھانے کی حد تک محدود ہو۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ان کو سمجھایا کہ جب تک خلیفہ کی ہر معاملہ میں کامل اطاعت نہ ہو وہ بیعت کسی کام کی نہیں اور پھر ان لوگوں کی دوبارہ بیعت لی۔ یہی بیماری ان کے اندر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مزید بڑھ گئی کیونکہ یہ لوگ آپ کو ہر لحاظ سے اپنے سے کمتر سمجھتے تھے اور ''اناخیرٌ منہ'' کا نعرہ لگاتے تھے۔ اور پھر بالآخر یہ لوگ انتخاب خلافت ثانیہ کے بعد قادیان چھوڑ کر لاہور چلے گئے وہاں سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خلاف تحریر وتقریر کے ذریعہ گند اُچھالتے رہے۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنوا جب قادیان سے گئے ہیں تو وہ سلسلہ کے ذمہ دار بزرگوں میں سے تھے۔ جاتے وقت وہ بغیر بتائے تمام خزانہ اپنے ساتھ لے گئے اور صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں صرف چند آنے چھوڑ کر چلے گئے اسی طرح جاتے وقت سلسلہ کا بعض قیمتی سامان بھی ساتھ لے گئے اور جاتے وقت کہا کہ اب قادیان میں کیا رہ گیا ہے۔ اب یہاں اس قدر ویرانی ہوگی کہ یہاں پر اُلّو بولیں گے۔ (نعوذ باللہ)

دوسری طرف منکرینِ خلافت کے چلے جانے کے چورانوے سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے قادیان کو کس قدر رونق بخشی ہے اور کس قدر خلافت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت حاصل ہوئی ہے اسے تحریر کرنے کے لئے کئی ہزار صفحات پر مشتمل کتابوں کی ضرورت ہے۔ خلافت پر ایمان لانے والی جماعت آج قادیان سے نکل کر دنیا کے ۱۹۰ ممالک میں پھیل گئی ہے۔ اور خلفائے احمدیت کے ذریعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' نہایت شان سے پورا ہو رہا ہے۔ اس سوسالہ دَور میں مخالفتوں کے طوفان آئے اور تیز آندھیاں چلیں لیکن خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف جماعت کو محفوظ رکھا بلکہ دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائی اور دوسری طرف وہ لوگ جنہوں نے خلافت کا انکار کیا ان کی حالت یہ ہے کہ وہ آج اپنے وجود کو بھی کھو چکے ہیں وہ اپنی مساجد سمیت خود کو غیروں کے حوالے کر چکے ہیں۔ فاعتبروا یا اُولی الابصار۔

اسی کتاب میں حضرت مصلح موعودؓ ایک مقام پر فرماتے ہیں:-

''اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور اپنے جلال کا ایک زبردست ثبوت دیا اور اس نے اپنی ذات کو تازہ نشانوں کے ساتھ پھر ظاہر کیا اور وہ پھر اپنی تمام شوکت سے پھر جلوہ گر ہوا اور اس نے علیٰ رؤس الاشہاد پکار دیا کہ احمدیت اس کا قائم کیا ہوا پودا ہے اس کو کوئی نہیں اُکھاڑ سکتا خلافت اس کا لگایا ہوا درخت ہے اس کو کوئی نہیں کاٹ سکتا۔'' (آئینہ صداقت)

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب ''آئینہ صداقت'' کا بغور مطالعہ کریں اس کے بعد کتاب ''خلافت حقہ اسلامیہ'' کا امتحان انشاء اللہ ماہ جولائی اگست ستمبر میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

آئندہ کسی وقت اس کتاب کے تعلق میں کچھ ذکر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ وباللہ التوفیق۔ خلافت جوبلی کے اس مبارک سال میں احباب کو چاہئے کہ خوشیاں منانے کے ساتھ ساتھ ان کتب کے ذریعہ اپنی تاریخ سے آگاہی حاصل کر کے بھی خدا کے حضور میں شکرانے ادا کریں۔ (منیر احمد خادم)

☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

اگر سفروں سے برکات حاصل کرنی ہیں تو تقویٰ بنیادی شرط ہے۔ اسے ہر وقت مومن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر یہ مدنظر رہے گا تو دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے بھی جو سفر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائیں گے۔

خلافت جوبلی کے حوالہ سے اس سال مختلف ممالک میں پروگرام ہونے ہیں۔ بعض میں میں شامل ہوں گا اس لحاظ سے یہ مصروفیت اورسفر کا سال ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی جو گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ پر بارشیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں وہ ہماری عبادتوں کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، ہماری عاجزی کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کی طرف ہم پہلے سے زیادہ توجہ دینے والے ہوں اور خاص طور پر میرا ہر سفر اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت لئے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ دوران سفر بھی حافظ و ناصر ہو اور جس جگہ پہنچیں وہاں بھی اپنی قدرت کے خاص نظارے دکھائے۔

(سفر کے حوالہ سے قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں مذکور مختلف ہدایات اور دعاؤں کا تذکرہ)

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی خلافت سے محبت اور اخلاص ووفا کا تذکرہ اور لجنہ جرمنی کو اپنا الگ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت کی پُر مسرّت نوید

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/اپریل 2008ء بمطابق 11/شہادت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سفر کے بارے میں مختلف جگہ مختلف مضامین اور حوالوں کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ انبیاء کا انکار کرنے والوں کو کہا کہ پھرو اور دیکھو انکار کرنے والی قوموں کا کیا انجام اور حشر ہوا۔ مصر میں فرعون کی لاش کو آج تک محفوظ رکھ کر ہمیشہ کے لئے انکار کرنے والوں اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے لئے ایک عبرت کا سامان پیدا فرما دیا۔ ہزاروں لاکھوں سیاح اسے دیکھتے ہیں۔ پھر معلومات ویسے بھی مل جاتی ہیں آجکل تو انٹرنیٹ پر بھی مل جاتی ہیں۔ دیکھنے والوں میں مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ہیں، لامذہب بھی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو دیکھیں کہ کس طرح فرعون کا عبرتناک انجام ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اس خبر کی سچائی کا ظہور ہوا جو فرعون کے بارہ میں قرآن کریم نے حقیقی رنگ میں بیان فرمائی ہے۔ بائیبل میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے اس زمانہ میں سفر اور دوسرے ذریعوں کی سہولتیں زیادہ میسر ہیں۔ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق بہت اعلیٰ رنگ میں اس زمانے میں وسائل میسر ہیں جن سے پرانی چیزوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ بہرحال سبق بھی وہی حاصل کرتے ہیں جن کے دل میں نیکی کی چنگاری ہو اور جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہو۔ یہ تو ہے ایک نبی کا مقابلہ اور انکار کرنے والے کے انجام کا ایک واقعہ جو مَیں نے فرعون کا بیان کیا ہے۔

قرآن کریم میں کئی انبیاء کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو انکار کرنے والے ہیں پھریں اور دیکھیں، آثار قدیمہ کے کھوج لگائیں تاکہ پتہ لگے کہ تکبر اور فخر کوئی چیز نہیں ہے۔ بڑی بڑی قوموں کے بھی نشان مٹ جایا کرتے ہیں۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی مختلف نوعیت کے سفروں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مومن ایک تو قوموں کے عبرتناک انجام دیکھ کر، پڑھ کر، سن کر، اللہ تعالیٰ سے زیادہ لَو لگاتے ہیں۔ ایک مومن ایسے واقعات دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکتا ہے۔ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ بد انجام اور آفات سے محفوظ رہے۔ دوسرے ایک مومن کے سفر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کے طور پر ہوتے ہیں۔ ان دعاؤں سے ایک مومن اپنا سفر شروع کرتا ہے اور اس کا اختتام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کریم میں سکھائی ہیں۔ اس اُسوہ پر ایک مومن چلنے کی کوشش کرتا ہے جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ اُن نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کی ایک حقیقی مسلمان سے آنحضرت ﷺ نے توقع رکھتے ہوئے نصیحت کی ہے۔ پس ایک مومن کے ہر دوسرے عمل کی طرح اُس کا سفر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے اور نیکیوں کو قائم رکھنے اور قائم کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (البقرۃ:198) زادِ راہ ساتھ لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ قرآن کریم کے یہ الفاظ اس آیت میں ہیں جس میں حج کے حوالے سے بات کی گئی ہے کہ جب اس رکن اسلام کی ادائیگی کے لئے نکلو تو پھر ہمیشہ یاد رکھو کہ حقیقی مومن وہی ہے جو ہر قسم کی نفسانی بیماریوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے، نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے، اس پاک فریضے کو سرانجام دینے کے لئے گھر سے نکلتا اور کوشش کرتا ہے۔ اور جو سفر کا سامان تم ساتھ لے کر نکلو، جو عمل تمہارے ہوں اس میں تقویٰ ہوگا تو حج بھی قبولیت کا درجہ پائے گا۔ لیکن یہ مومن کے لئے ایک عمومی حکم بھی ہے کہ ہمیشہ یاد رکھو کہ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ مومنوں کے سفر اعلیٰ ترین نیکیاں کمانے کے مقصد کے لئے ہوں یا عام سفر۔ ہر صورت میں یاد رکھو کہ سفر وہی اللہ تعالیٰ کی برکات کا حامل بنائے گا جس میں تقویٰ مدنظر ہوگا، جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نیک اعمال کی بجا آوری کی کوشش مدنظر ہوگی۔

پس اگر سفروں سے برکات، حاصل کرنی ہیں تو تقویٰ بنیادی شرط ہے۔ اسے ہر وقت مومن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر یہ مدنظر رہے گا تو دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے بھی جو سفر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائیں گے۔ پس یہی سفر ہیں جو مومن کی شان ہیں اور ہونے چاہئیں۔ جب ایک مسلمان زادِراہ کو حقیقت میں اپنے ساتھ رکھتا ہے یعنی تقویٰ کی زادِ راہ کو تو پھر وہ مومنین کی اس صف میں کھڑا ہو جاتا ہے جن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سچے مومن ہونے کی بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبة:112) کہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، سب، سچے مومن ہیں اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔

تو تقویٰ پر چلنے کے لئے پہلی شرط توبہ کرنا ہے۔ ایسی سچی توبہ جو اس میں اور گناہوں میں یعنی ایک مومن میں اور گناہوں میں دُوری پیدا کرتی چلی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے‘‘۔ اور مداومت کس طرح کرنی ہے، اس کے بارے میں آپ نے یہ نسخہ فرمایا کہ ایک پکا ارادہ کرے کہ برائیوں کے قریب بھی نہ پھٹکوں گا تب جو برائیاں ہیں ان کی جگہ اعلیٰ اخلاق لے لیں گے اور ایسے فعل اور عمل سرزد ہوں گے جو قابل تعریف ہوں گے۔ پس یہ ہے سچی توبہ جو زادِراہ مہیا کرتی رہے گی اور پھر انسان مکمل طور پر خدا کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرنے والا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی طرف اس کی مدد کے لئے نظر ہوگی اور جب خدا تعالیٰ کی طرف نظر ہوگی تو اس آیت میں بیان کردہ دوسری اہم خصوصیت جو ایک مومن کی ہے اس کی طرف توجہ ہوگی۔ یعنی عبادت، مکمل طور پر اس کے آگے جھک جانا اور اپنے ہر عمل کو خدا کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنا۔ اور پھر جب یہ حالت ہوگی تو تیسری حالت مومن کی حَامِدُون کی ہے یعنی حمد کرنے والے۔ جیسے بھی حالات ہوں، اچھے یا برے، سفر میں ہو یا حضر میں ہو، اللہ تعالیٰ کی حمد اس کی زبان پر ہوگی۔ اور پھر ایک مومن کو یہ خوشخبری دی کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبر کرو تو تمہارے دین و دنیا سنور جائیں گے۔ تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو گے۔ جو سفر بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور نیکیاں پھیلانے کی غرض سے کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔

اور پھر پانچویں بات یہ بیان فرمائی کہ اُن مومنین کو خوشخبری ہے جو رکوع کرنے والے ہیں۔ ہم نماز پڑھتے ہیں ہر رکعت میں رکوع کرتے ہیں لیکن حقیقی رکوع وہ ہے جس میں جسم بھی اور روح بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے۔ جسم کا ہر ذرّہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ جب اس سوچ کے ساتھ رکوع ہوگا تو یہ حالت یقیناً میری رضا کو حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گی۔ پھر سجدہ کرنے والوں کو خوشخبری ہے۔ سجدہ انسان نماز میں کرتا ہے۔ یہ انتہائی عاجزی کی حالت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سجدے حقیقی سجدے ہونے چاہئیں۔ یہ نہ ہو کہ جس طرح مرغی دانہ کھاتے ہوئے بار بار اپنی چونچ زمین پر مارتی ہے ایسے سجدے ہوں بلکہ عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سجدے کی حالت میں انسان خدا تعالیٰ کے انتہائی قریب ہوتا ہے اس لئے کہ اب اس نے اپنے نفس کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور ڈال دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی نفس کشی کا بہترین بدلہ دیتا ہے۔ اب یہ مقام حاصل کرنے کے بعد بندے کا یہ بھی کام ہے کہ ان نیکیوں سے جو مقام اسے حاصل ہوا ہے اسے اپنے تک ہی محدود نہ رکھے بلکہ ان نیکیوں کو پھیلائے۔ دوسروں کو بھی اس مقام کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کرے۔ برائیوں کے خلاف جہاد کرے۔ اپنی برائیاں صاف کرنے کے بعد دنیا کو بھی بتائے کہ کون کون سی باتیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کو دور کر دیتی ہیں۔ بلکہ ان برائیوں کی وجہ سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہونے کی بجائے شیطان کی گود میں چلا جاتا ہے۔ پس یہ نیکیاں حاصل کرنا، ان نیکیوں کو حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور ان نیکیوں کو پھیلانے کے لئے سفر کرنا، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔ کیونکہ اس ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یہ حالت میرے بندوں کی ہو جائے تو اس کے لئے خوشخبری ہے اور ایسی خوشخبری ہے کہ وہ آئندہ خوشخبریاں دیتی چلی جائے گی۔ اللہ کرے کہ ہمارے حضر بھی اور ہمارے سفر بھی نیکیاں پھیلانے، نیکیاں کرنے اور خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہوں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کے انعامات حاصل کرنے والے ہوں۔

دو تین دن تک انشاء اللہ تعالیٰ مَیں بھی ایک سفر شروع کرنے والا ہوں جو مغربی افریقہ کے تین ممالک کا ہے یعنی گھانا، بینن اور نائیجیریا کا۔ ان ملکوں کے پروگرام خلافت جوبلی کے حوالے سے پہلے پروگرام ہیں جن میں مَیں شامل ہونے جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ۔ اب اس کے ساتھ ہی مختلف ممالک میں پروگرام ہونے ہیں۔ بعض ملکوں میں مَیں شامل ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ سال تقریباً اس لحاظ سے مصروفیت اور سفر کا سال ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی جو گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ پر بارشیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں وہ ہماری عبادتوں کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، ہماری عاجزی کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کی طرف ہم پہلے سے زیادہ توجہ دینے والے ہوں اور خاص طور پر میرا ہر سفر اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت لئے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ دوران سفر بھی حافظ و ناصر ہو اور جس جگہ پہنچیں وہاں بھی اپنی قدرت کے خاص نظارے دکھائے۔ ہم تو عاجز اور کمزور بندے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال نہ ہو تو نہ ہم خود اپنے اندر نیکی قائم کر سکتے ہیں نہ دوسروں کو نیکی کی تلقین کر سکتے ہیں۔ نہ ہی یہ سفر خوشخبریاں دلانے والے بن سکتے ہیں۔ پس اُس کے فضل کے حصول کے لئے اس کے آگے جھکنا ہی ہماری کوششوں کا بہترین پھل لانے کی ضمانت بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی فرمائے اور قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے سفر شروع کرنے سے پہلے قرآن کریم میں بعض دعائیں بھی سکھائی ہیں جو نہ صرف آرام دہ سفر کا ذریعہ بنتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات بھی بڑھاتی ہیں اور آنحضرت ﷺ ہر سفر شروع کرنے سے پہلے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (الزخرف: 14-15) سواریوں کا ذکر چل رہا ہے۔ پھر فرمایا تا کہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھ سکو، پھر جب تم ان پر اچھی طرح قرار پکڑ لو تو اپنے ربّ کی نعمت کا تذکرہ کرو اور کہو پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم اسے زیرنگیں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

آج کل کے زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا، اپنے وعدے کے مطابق ایسی سواریاں بھی مہیا فرما دیں جو آسانی سے اور کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ اگر انسان اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے، اس کی تسبیح کرے کہ مَیں حقیقی رنگ میں رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا ہو جاؤں اور ان میں شامل ہو جاؤں اور ان میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والا بن جاؤں تو ہر سفر اللہ تعالیٰ کی برکات کو سمیٹنے والا سفر ہوگا۔

میرے لئے دعا کریں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ میرا ہر سفر اس جذبے اور روح کے ساتھ ہو۔ جب تمام جماعت کی دعاؤں کا دھارا ایک طرف چل رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل پھر کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اور پھر بڑھ کر ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق بھی دے اور انہیں قبول بھی فرمائے اور ہم ہر قدم پر اس کے فضلوں کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے، پردہ پوشی فرمائے۔ ہماری کوئی غلطی، کوئی کمزوری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم سے دُور لے جانے والی نہ ہو۔

اس وقت مَیں سفر سے متعلق چند احادیث بھی بیان کروں گا جن میں آنحضرت ﷺ نے نصائح بھی فرمائی ہیں، رہنمائی بھی فرمائی ہے، سفر کرنے والوں کو دعائیں بھی دی ہیں تا کہ یہ سفر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائیں۔

آنحضرت ﷺ سفر کرنے سے پہلے، سفر کرنے والوں کو کس طرح دعا دے کر رخصت فرمایا کرتے تھے، اس بارے میں روایت میں آتا ہے، حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے نبی! مَیں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کب، اس نے کہا کل انشاء اللہ راوی کہتے ہیں کہ آپ اس کے پاس آئے اور اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے فرمایا فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ كَنَفِهٖ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ اَيْنَ مَا تَوَفَّيْتَ وَاَيْنَ مَا تَوَجَّهْتَ تو اللہ کی حفاظت میں اور اس کے پہلو میں رہے اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِراہ بنائے اور تیرے لئے تیرے گناہ بخشے اور خیر کی طرف ہی تجھے پھیرے جہاں کا بھی تو ارادہ کرے یا جہاں بھی تو رخ کرے۔

سفر کرنے سے پہلے آپؐ کا اپنا عمل کیا تھا۔ اس بارے میں بعض روایات پیش کرتا ہوں۔ سفروں میں کامیابی کے لئے اور شکرگزاری کے لئے یہی اسوہ ہے جو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ بنے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے تو وہاں سے اُس وقت تک کوچ نہ فرماتے جب تک دو رکعت نماز نہ ادا فرما لیتے۔ جب کسی مقام کو چھوڑتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے۔

پھر سفر شروع کرنے اور اس کے اختتام پر صدقات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ہر وقت صدقہ و خیرات کرتے رہتے تھے لیکن اس حوالے سے جانوروں کی قربانی کا ذکر ملتا ہے۔ جانور قربان کرتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب حج یا عمرے سے یا غزوہ سے واپسی پر کسی گھاٹی یا ٹیلے سے گزرتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ پڑھتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس کے لئے بادشاہت ہے اسی کے لئے تمام حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ

کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی تمام گروہوں کو شکست دی۔

(بخاری کتاب الجھاد و السیر باب التکبیر اذا علا شرفا حدیث نمبر 2995)

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے کئے گئے وعدے ہمیشہ سے ہماری زندگیوں میں بھی سچ کر دکھاتا ہے اور ہماری کوئی کمزوریاں ان کو دور لے جانے والی نہ بنیں اور دنیا میں ہم جلد سے جلد آنحضرت ﷺ کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔

پھر آپؐ نے ایک یہ نصیحت فرمائی، حضرت خولہؓ بنت حکیم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کوئی کسی مقام پر پڑاؤ کرے تو یہ کہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔ تو اس جگہ سے کوچ کرنے کے وقت تک (یعنی وہ جگہ چھوڑنے کے وقت تک) کوئی بھی چیز اسے وہاں تکلیف نہیں پہنچائے گی۔

(سنن الدارمی کتاب الاستئذان باب ما یقول اذا نزل منزلا۔ حدیث نمبر 2682)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں ایسی ہیں جو قبول ہوتی ہیں اور ان کی قبولیت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی دعا اپنی اولاد کے لئے۔

پس مسافروں کو سفر کے موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے بجائے اس کے کہ سارا وقت فضول باتوں میں ضائع کیا جائے، دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور محض اور محض اپنے فضل سے ان دعاؤں کو قبول بھی فرمائے۔

پھر آپؐ کی ایک دعا ایک روایت میں آتی ہے۔ حضرت صہیبؓ جو نبی کریم ﷺ کے صحابیؓ تھے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی ایسی بستی کو دیکھتے جس میں آپؐ کے جانے کا ارادہ ہوتا تو آپؐ یہ دعا کرتے اے اللہ! سات آسمانوں اور جس پر ان کا سایہ ہے ان کے رب، سات زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے ان کے رب، شیاطین اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ان کے رب، ہواؤں اور جو کچھ وہ اڑاتی ہیں، ان کے رب، ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں اور اس کی خیر اور بھلائی چاہتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کے باشندوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

(مستدرک علی الصحیحین۔ جلد نمبر 2 کتاب المناسک۔ حدیث نمبر 1668۔ ایڈیشن 2002ء)

سفر شروع کرتے وقت کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی دعا آپؐ نے ہمیں بتائی، حضرت عبداللہ بن سرجسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ۔ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔

(سنن ابن ماجہ۔ باب الدعاء۔ باب ما یدعو بہ الرجل اذا سافر۔ حدیث نمبر 3888)

اے اللہ میں سفر کی مشکلات سے اور سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی دعا سے اور گھر میں اور مال میں برے نظارے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

پھر روایت میں ہے حضرت ام سلمیٰؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل تھا کہ جب وہ اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا میں پھسل جاؤں یا میں ظلم کروں یا میرے پہ ظلم کیا جائے یا میں جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کا سلوک کیا جائے۔

(سنن ابن ماجہ۔ باب الدعاء۔ باب ما یدعو بہ الرجل اذا اخرج من بیتہ حدیث نمبر 3884)

پھر سفر شروع کرتے وقت آنحضرت ﷺ کی بعض دعاؤں کا اگلی روایت میں ذکر ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی اونٹنی پر تشریف فرما ہو کر اپنی انگلی کے اشارے سے کہتے کہ اے اللہ! تو ہی سفر میں اصل ساتھی ہے اور تو ہی گھر والوں میں اصل جانشین ہے۔ اے اللہ اپنی خیر خواہی کے ساتھ تو ہمیں لے کر جا اور ہمیں اپنے ذمہ میں ہی واپس لانا (اپنی پناہ میں ہی واپس لانا)۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس سفر کو ہمارے لئے آسان کر دے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیف اور مشقت سے اور سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج مسافرا۔ حدیث نمبر 3438)

پھر ایک روایت میں ذکر ہے۔ عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر نکلتے وقت ایک سواری پر جب اچھی طرح بیٹھ جاتے تو آپؐ تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر آپ پڑھتے، پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے سواری کو مسخر کیا یعنی وہی قرآن کریم کی دعا ہے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۔ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (الزخرف:14-15) کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے سواری کو مسخر کیا اور ہماری طاقت میں نہیں تھا کہ اس پر قابو پا سکیں اور اے ہمارے رب! یقیناً ہم تیری طرف ہی لوٹ کر آنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ طلب کرتا ہوں اور ایسا عمل جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ اس سفر کو ہمارے لئے آسان کر دے۔ اے اللہ! اس کی دوری کو ہمارے لئے لپیٹ دے، اے اللہ تو ہی اس سفر میں اصل ساتھی ہے اور گھر والوں اور مال میں تو ہی اصل جانشین ہے۔ اور جب آنحضرت ﷺ سفر سے لوٹتے تو یہ کلمات ادا کرتے اور یہ الفاظ زیادہ کہتے کہ ہم واپس آنے والے ہیں۔ ہم توبہ کرنے والے ہیں، ہم عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف بیان کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے روایت میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی چڑھائی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہتے اور اترتے وقت سبحان اللہ کہتے۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الجھاد۔ باب ما یقول الرجل اذا سافر حدیث نمبر 2599)

ہم بھی آنحضرت ﷺ کی بتائی ہوئی ان دعاؤں کے ساتھ ہی اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان الفاظ کی برکت سے جو اس کے پیارے نبی ﷺ کے منہ سے نکلے، ہمارے سفروں میں بھی آسانی پیدا کر دے۔ ان میں برکت ڈالے اور خیریت سے اُن برکات کو ہم سمیٹتے ہوئے واپس لوٹیں۔ وہ برکات جو ہمیں ملیں وہ ایسی برکات ہوں جو ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہوں اور جن جن ملکوں میں جائیں، جن جن جماعتوں میں جائیں یا جہاں جہاں بھی یہ پروگرام ہو رہے ہیں، ہر جگہ ان برکات کا اظہار نظر آتا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھائے جب اس کی توحید کا جھنڈا تمام دنیا میں ہم لہراتا ہوا دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محسن انسانیت کے حسن کو ہم بڑی شان و شوکت کے ساتھ تمام دنیا میں چمکتا ہوا دیکھیں۔

ضمناً میں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں جو باقیوں کے لئے تو ضمناً ہے لیکن جرمنی کی لجنہ کے لئے اہم بات ہے اور اس سفر کی وجہ سے مجھے اس کا خیال زیادہ آیا کہ جرمنی کی لجنہ یہ سن کر مزید بے چین ہوگی کہ دنیا میں اس سال جلسے ہو رہے ہیں اور جوبلی کے حوالے سے بڑے اہم جلسے ہیں اور شاید ان سے محروم رہنا پڑے کیونکہ گزشتہ سال ان کے جلسے میں پوری طرح ڈسپلن نہ ہونے کی وجہ سے میں نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اگلے سال تمہارا جلسہ نہ کیا جائے جب تک اپنی اصلاح نہیں کر لیتے۔ اس کے بعد مجھے بے شمار خط عورتوں کے، بچیوں کے، لڑکیوں کے آئے کہ ہمیں معاف کر دیں آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسی بدانتظامی نہیں ہوگی۔ بلکہ لجنہ جرمنی کی ہمدردی میں دوسرے ملکوں کی لجنہ کی ممبرات کے خطوط آئے کہ انہیں جلسے سے محروم نہ کریں بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ سب سے پہلے جرمنی کی بجائے پاکستان سے معافی کا خط آیا تھا۔ تو بہرحال جیسا کہ میں نے کہا وہ تو ایک اصلاحی قدم تھا۔ لجنہ جرمنی کا نیشنل اجتماع بھی اسی لئے نہیں کیا گیا کہ پہلے چھوٹے پیمانے پر اجتماعات کر کے جلسے کی اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کریں، عورتوں کو آگاہ کریں۔ اور اس کا بڑا مثبت نتیجہ نکلا ہے۔ الحمدللہ کہ میری اطلاع کے مطابق وہاں ایک انقلابی تبدیلی اکثریت میں پیدا ہوئی ہے۔ مجھے جو خطوط آئے ان میں بھی توبہ و استغفار کی طرف خاص توجہ تھی اور اخلاص و وفا کا اظہار ایسا تھا کہ آج اس مادی دور میں صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی نظر آ سکتا ہے کہ دنیاوی چیزوں کے لئے نہیں بلکہ دین کی خاطر اس طرح درد سے کوشش ہو رہی ہو، بچیوں، لڑکیوں عورتوں کے خلافت سے محبت کے اور معافی کے خطوط آتے رہے۔ ایک بہن نے لکھا کہ اس کی غیر احمدی افغان واقف تھی۔ اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے خلیفہ تم سے ناراض ہیں اور پھر ساتھ ہی اس کو یہ بھی کہا کہ تم لوگ بڑی بُری عورتیں ہو۔ کہتی ہیں کہ میں ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ کیا جواب دوں کہ خود ہی وہ غیر احمدی کہنے لگیں کہ شکر کرو تمہاری غلطیوں کی نشاندہی کرنے والا کوئی ہے، صحیح کرنے والا کوئی ہے، جو غلط کام پر سمجھا سکے۔ ہم تو برائیوں میں پھنستے جا رہے ہیں اور ہمیں پوچھنے والا کوئی نہیں۔ تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پابندی نے پورے جرمنی کی لجنہ، ناصرات، بچیوں میں ایک بے چینی کی لہر دوڑا دی تھی اور اس وجہ سے انہوں نے دعائیں بھی کیں اور اپنے اندر تبدیلیاں بھی پیدا کیں۔ کچھ عرصہ ہوا اسی وجہ سے میرے پاس ان کی رپورٹیں آ رہی تھیں۔ میں نے امیر صاحب اور صدر لجنہ کو کہہ دیا تھا کہ خاموشی سے جلسے کی تیاری کرتے رہیں لیکن لگتا ہے کہ ابھی تک بات پہنچی نہیں کیونکہ جلسے کی تیاری تو ہو رہی ہے۔ تو بہرحال یہ اچھی بات ہے کہ واقعی خاموشی سے کام ہو رہا ہے جو دوسروں کو پتہ نہیں لگا۔

اخلاص و وفا کا نمونہ جو لجنہ جرمنی نے اور وہاں کی بچیوں نے دکھایا ہے وہ تو بیان نہیں ہو سکتا۔ بہرحال یہ تسلی رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں لجنہ کا، عورتوں کا بھی جلسہ ہوگا انشاء اللہ۔ لیکن اس واقعہ نے جرمنی کی لجنہ کی قدر خاص طور پر میرے دل میں کئی گنا بڑھا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا رہے اور ہر دم ترقی کرتی رہیں۔

دوبارہ پھر میں دعا کی درخواست کرتا ہوں اپنے ملکوں کے جلسوں کے لئے بھی دعا کریں اور میرے دوروں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولتا چلا جائے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

نظام وصیت
اور
ہماری ذمہ داریاں

(..........صدیق اشرف علی-موگرال کیرالہ..........)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نظام وصیت کو جاری فرما کر جماعت احمدیہ کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا ہے۔ احمدیت کا مستقبل اس نظام سے وابستہ ہے یہ بابرکت نظام احمدیت کی ترقی اور اس کی کامیابی کا ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نظام وصیت میں بنی نوع انسان کے لئے ایک ایسا اقتصادی ڈھانچہ پیش کیا ہے جو غریبوں، مسکینوں اور مظلوموں کی مشکلات کو دور کر سکے۔ مگر فی الوقت دنیا کو اس سے آگاہی نہیں۔

وصیت کرنا سنت انبیاء ہے

قران کریم اور تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ وصیت کرنا سنت انبیاء ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَوَصّٰی بِھَا اِبْرٰھٖیمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ یعنی اور اس بات کی تاکیدی نصیحت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب نے بھی (۲:۱۳۳)

حدیث سے بھی پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کو وصیت کی اور خصوصاً حجۃ الوداع کے موقع پر تمام مسلمانوں کے سامنے دین اسلام کا خلاصہ بیان فرمایا اور وصیت کے رنگ میں بعض ضروری باتیں بیان کیں اور ان کو آگے پہنچانے کا حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بھیجا تھا۔ تجدید دین اور کل ادیان عالم پر اسلام کے غلبہ کا عظیم الشان کام آپ کے سپرد تھا۔ جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی تھی وہ عارضی نوعیت کی نہیں تھیں بلکہ براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ درج تھا کہ ''میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔'' (الوصیت صفحہ ۸)

ان سب وجوہات کی بناء پر آپ نے یہ ضروری سمجھا کہ اپنی جماعت کو وصیت فرمائیں اور ان کے لئے ایک لائحہ عمل چھوڑ جائیں۔ جس پر کاربند ہو کر جماعت اپنے مقصد کو حاصل کر سکے اور ان کو ایسا مشعل راہ دے جائیں جو ہر دم ان کی رہنمائی کر سکے۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۰۵ء میں ایک کتاب تحریر فرمائی جس کا نام ''الوصیت'' رکھا۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے گویا آپ نے کوزے میں سمندر کو بند کر دیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت کے شروع میں اس کے لکھنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

''چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے... اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔'' (الوصیت صفحہ ۳)

آپ نے رسالہ الوصیت میں اختصار سے مگر نہایت جامع رنگ میں وہ سب امور بیان کئے ہیں جن کا جاننا ایک احمدی کے لئے ضروری ہے۔ نظام وصیت کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں ہم پر عاید ہوتی ہیں ان کو مختصراً یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

نظام خلافت اور نظام وصیت

جماعت احمدیہ میں ان دونوں نظاموں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیت استخلاف میں عمل صالحہ بجا لانے والے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم کرے گا اور خلافت کے ذریعہ ان کے دین کو تمکنت عطا کرے گا اور ان کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیگا۔ نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ تَکُوْنُ الْخِلَافَۃُ عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃ فرما کر یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت دائمی خلافت ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیّت میں خلافت کے تعلق میں خدا تعالیٰ کی قدیم سنت، خلافت کی اہمیت و ضرورت، خلافت کے قیام کے لئے ہماری ذمہ داریاں۔ ان سب امور پر نہایت مبسوط رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''اور جس راستبازی کو وہ (انبیاء) دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو (یعنی نبی کو) وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔''

خلافت کے ساتھ وفاداری اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بیوقت موت سمجھی گئی... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا... ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا... ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔''

(رسالہ الوصیّت صفحہ ۶-۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو بھی تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق ان میں خلافت قائم کرے گا آپؑ فرماتے ہیں:

''سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت ترک کر دیوے.. تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔'' (رسالہ الوصیّت صفحہ ۷)

ہماری ذمہ داریاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت احمدیہ کو دائمی اور قیامت تک جاری قرار دیتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا ہے اور ان کو ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار کیا ہے اور دعا کرتے ہوئے اس آسمانی نعمت کی حفاظت کرنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اُس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے... اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔'' (رسالہ الوصیّت صفحہ ۸)

خلافت کے ذریعہ
غلبہ اسلام کی پیشگوئی

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔''

نیز آپ کی ذریت میں سے
خلفاء کی آمد کی بشارت

آپ اسی عبارت کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔''

(رسالہ الوصیّت صفحہ ۸)

نظام وصیت اور تقویٰ والی زندگی

''اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا... درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔'' (رسالہ الوصیّت صفحہ ۹)

نظام وصیت اور خلفاء احمدیت

نظام وصیت کا تعلق احمدیت کی بقا اور اس کے مالی نظام اور اس کے تمام بنیادی امور سے ہے۔ اس لئے خلفاء احمدیت کا اس طرف خصوصی توجہ دینا ایک فطری امر ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے مختلف موقعوں پر رؤیا و الہام کے ذریعہ اس طرف خاص توجہ دینے کی تحریک بھی کی ہے۔ چنانچہ ان کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خاص تعلق تھا اور جن کے بارے میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقین بودے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظام وصیت کا اعلان سال ۱۹۰۵ء میں فرمایا تھا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ الوصیت میں بیان کردہ تمام امور پر پہلے سے کاربند تھے۔ آپؓ نے ہر چیز کو مسیح موعود کے قدموں پر نچھاور کر دیا تھا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے میں آپ اوّل نمونہ تھے۔ دین کی خاطر مالی قربانی میں نہ صرف پیش پیش تھے بلکہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں۔

''بیشک مولوی صاحب اس خدمت بہم پہنچانے کے لئے تمام جائیداد سے دستبردار ہو جانا اور ایوب نبی کی طرح یہ کہنا ''میں اکیلا آیا اور اکیلا جاؤں گا'' قبول کرلیں گے۔ لیکن یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے۔ (فتح اسلام صفحہ ۶۰ بحوالہ مرقاۃ الیقین نمبر ۳۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میرا جو کچھ ہے، میرا نہیں، آپ کا ہے حضرت پیر و مرشد! کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۳۱ اشاعت ۲۰۰۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا وصیت کے تعلق سے ذکر ملتا ہے۔

''مقبرہ بہشتی کی وصایا کے تحت آپؓ نے اپنی زرعی زمین جو بھیرہ میں تھی اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ کو ہبہ کردی تھی۔''

(مرقات الیقین فی حیات نورالدین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں ہی ''انجمن کارپرداز مصالح قبرستان'' کی تشکیل کی اور حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو اس کا پریذیڈنٹ مقرر فرمایا اور ۲۹ رجنوری ۱۹۰۶ء کو اس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
المصلح الموعودؓ جو حسن و احسان میں مسیح موعود کی نظیر تھے نظام وصیت کے سلسلہ میں آپؓ نے بہت سے اہم کام کئے اور نظام وصیت کی اہمیت کو جماعت کے سامنے رکھا اور اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اب میں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس زمانہ کے مامور نائب رسول اللہ نے کس طرح اسلامی تعلیم کے عین مطابق دنیا کے لئے ایک نئے نظام کی بنیاد رکھ دی ہے بولشوزم، سوشلزم اور نیشنلسٹ سوشلزم کی تحریکیں سب جنگ کے بعد کی پیدائش ہیں۔ ہٹلر جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ مسولینی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے اور سٹالین جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ غرض یہ ساری تحریکیں جو دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے کی دعویدار ہیں۔ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۱ء کے گرد چکر لگا رہی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں رکھ دی تھی اور وہ الوصیت کے ذریعہ رکھی تھی۔'' (نظام نو صفحہ ۸۹)

آپؓ پھر فرماتے ہیں:

''وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے مطابق ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص، کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جن دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے۔ جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔''

(نظام نو صفحہ ۱۰۱ تقریر دسمبر ۱۹۴۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد: ''ہر ایک امر مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔'' (الوصیت صفحہ ۲۲) کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''...اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ ایسے امور بھی ہیں جن کو ابھی بیان نہیں کیا جا سکتا اور یہ کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلا چلا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ تب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں۔ انگلستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا۔ امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ اُس وقت میرا قائمقام قادیان سے کہے گا نیا نظام الوصیت میں موجود ہے اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔'' (نظام نو صفحہ ۹۱)

تعلیم القرآن سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کا تعلق الوصیت سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ خاص تحریک فرمائی کہ موصیان کے ذریعہ تعلیم القرآن کا اہتمام کیا جائے اور تمام عالم میں قرآنی نور کو پھیلایا جائے۔ چنانچہ آپنے ایک خطبہ جمعہ میں ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اُس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی:

''بُشریٰ لَکُم''

(یعنی تمہارے لئے خوشخبری ہے)

یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے۔ اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائی چنانچہ وہ ہمارا خدا! جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گذشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اُس دن دیکھا تھا۔ وہ قرآن کا نور ہے۔ جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔''

آپؒ پھر فرماتے ہیں: ''پھر میں اس طرف بھی متوجہ ہوا کہ عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کو مزید غور سے پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ دراصل واقع میں اس تحریک کا موصی صاحبان کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ اگست ۱۹۶۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ایک خاص نصیحت اور ہماری ذمہ داریاں

آپؒ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور وہ تحریک جو بظاہر معمولی سی آواز سے اٹھتی نظر آتی ہے۔ ایک عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود کے خلیفہ کی تحریک ہے۔ اس میں عظیم الشان برکتیں پڑیں گی۔ جو آپ کے تصور سے بھی بالا ہوں گی۔''

نظام وصیت پر سو سال پورے ہونے پر ہماری ذمہ داریاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کے نظام کو اگرچہ کہ تمام احمدیوں کے لئے جاری فرمایا تھا لیکن ابتداء میں اس تحریک میں شامل ہونے والے زیادہ تر انڈیا یا پاکستان کے لوگ ہی تھے اور دنیا کے دیگر ممالک میں بسنے والے احمدیوں کو نظام وصیت سے پوری طرح واقفیت حاصل نہیں تھی اور موصیوں میں بھی سبھی کو اس نظام کی اہمیت کا پورا احساس نہ تھا اور نہ ہی اس نظام کے مقاصد کا پوری طرح علم حاصل تھا۔ ایسے میں خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں ایک خاص تحریک فرمائی چنانچہ وصیت کے نظام کو جاری ہوئے سو سال پورے ہونے میں ایک سال کا عرصہ باقی تھا کہ آپ نے ایک خصوصی خطبہ کے ذریعہ جماعت کو نظام وصیت کی طرف متوجہ فرمایا اور ان کے اندر ایک نئی بیداری پیدا کی اور نظام وصیت کو پھر سے تازگی عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ نے یکم اگست ۲۰۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے جماعت کو نصیحت فرمائی اور اُن کو سمجھایا کہ انسان کی زندگی مختصر ہے اور فانی ہے اور اس زندگی کا اصل مقصد عبادت الٰہی ہے اور اس کے لئے تقویٰ کی اعلیٰ اخلاق کی، خدمت خلق کی ضرورت ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

''کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ

ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی ادا ہوں تو فرمایا کہ مومن کو ہمیشہ دو باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دوسرے اس کے مخلوق سے ہمدردی۔ اگر یہ دو باتیں پیدا ہوگئیں تو سمجھو کہ تم نے اپنے مقصد حیات کو پالیا اور اس لحاظ سے تم اپنے اچھے انجام کی طرف قدم اٹھانے والوں میں شمار کئے جاؤ گے ... کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔'' (خطبہ جمعہ یکم اگست ۲۰۰۴ء)

اس کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین ذرائع بیان فرمائے ہیں آپ فرماتے ہیں۔ اول مجاہدہ اور تدبیر دوم دعا۔ سوم صحبت صادقین تو اللہ کا فضل حاصل کرنے کے لئے اس کے آگے جھکو اور دعا کرو۔'' (بحوالہ خطبہ جمعہ یکم اگست ۲۰۰۴ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطبہ میں احباب جماعت کو عمدہ اخلاق اپنانے اور تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت یاد دلائی:

'' تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے ... تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھروں کی دیوار میں ہیں۔ وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت، تمہاری ہر حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی خدا کے لئے ہو جائے گی۔''

(خطبہ جمعہ یکم اگست ۲۰۰۴ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اس خطبہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں جاری فرمودہ نظام وصیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

'' لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہے جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد و شمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے۔ وہ اعداد و شمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً ۱۹۰۵ء سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔''

جماعت کے لئے ٹارگیٹ

حضرت امیر المومنین نے احباب جماعت کے سامنے نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے دو ٹارگٹ مقرر فرمائے۔ آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:

(۱) ''اگلے سال انشاء اللہ وصیت کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری خواہش ہے اور میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں۔ تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔ تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے''۔

(۲) دوسرا ٹارگیٹ مقرر کرتے ہوئے آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

'' ۲۰۰۸ء میں خلافت کو بھی سال پورے ہو جائیں گے ... لیکن میری خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ سو سال ہو جائیں گے۔ تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں ... اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا۔ جو جماعت خلافت کے سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ کے حضور پیش کر رہی ہوگی ...'' (خطبہ جمعہ یکم اگست ۲۰۰۴ء)

خلافت خامسہ کا عظیم الشان دور

یہ خدا تعالیٰ کی جانب سے ایک الٰہی نشان ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست ۲۰۰۴ء کو جو تحریک احباب جماعت کے سامنے رکھی تھی کہ ''میری خواہش ہے کہ ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار وصایا ہو جائیں''، الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش پوری فرمائی اور آپ نے لندن جلسہ کے موقعہ پر مورخہ ۳۰؍جولائی ۲۰۰۵ء کو اعلان فرمایا کہ نظام وصیت میں نئے شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۶۴۱۸ ہوگئی ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ گزشتہ ۹۹ سال میں وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد اڑتیس ہزار تھی۔ اس سے نصف کے قریب لوگ صرف ایک سال میں اس مبارک تحریک میں شامل ہوئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے قائم کردہ خلیفہ کی کیسے تائید و نصرت فرماتا ہے۔

نظام وصیت اور قیام توحید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت کے شروع میں توحید کے قیام پر خاص زور دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں ... اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔'' (الوصیت صفحہ ۱۲-۱۳)

رسالہ الوصیت اور مسئلہ وفات مسیح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم شاہد ہے۔'' (الوصیت صفحہ ۱۶)

امتی نبی کے آنے کا جواز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے ... اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے ... لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا ... ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اُس پر صادق آسکتے ہیں ... یہی معنی اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا نبی اللہ وامامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔'' (الوصیت صفحہ ۱۵)

عذابوں کے آنے کا ذکر

آپ نے رسالہ الوصیت میں آئندہ زمانوں میں بہت سارے عذابوں اور آفات کے آنے کا بھی ذکر کیا آپ فرماتے ہیں۔

''میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی ... دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے ... اور خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لک نری اٰیات ونھدم مایعمرون۔ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے ... زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ (الوصیت صفحہ ۱۷-۱۸)

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔'' (الوصیت صفحہ ۵)

بہشتی مقبرہ کے قیام کی وجہ

اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے ... ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں ... اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی۔''

(رسالہ الوصیت صفحہ ۱۹)

بہشتی مقبرہ کے لئے مسیح موعودؑ کی دعائیں اور خدائی بشارات

آپ نے بڑے درد و الحاح سے بہشتی مقبرہ کے لئے دعائیں کیں آپ فرماتے ہیں:

''میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔''

''پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا! اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

''پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔''

(الوصیت صفحہ ۱۹ تا ۲۱)

اس بہشتی مقبرہ کے بارے میں خدا تعالیٰ کی جانب سے بشارات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کلو رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔'' (الوصیت صفحہ ۲۱)

وصیت کے لئے تین شرطیں

ان شرائط کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا۔'' (الوصیت صفحہ ۲۱)

ان تین شرطوں میں سے ایک ہے کہ وصیت کرنے والا اپنی آمد اور اپنی جائیداد اور تمام ترکہ کا کم از کم دسواں حصہ جماعت کو ادا کرے۔ تیسری شرط یہ بیان فرمائی کہ: ''اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو، سچا اور صاف مسلمان ہو۔'' (الوصیت صفحہ ۲۳)

بہشتی مقبرہ کے قیام کی غرض

موصیان کے لئے الگ قبرستان بنانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔'' (الوصیت صفحہ ۲۵)

الغرض ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب رسالہ الوصیت کا جتنی بار مطالعہ کریں گے اتنی بار اُس میں سے نئے سے نئے معرفت کے نکتے نکلتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ

ہماری ذمہ داریاں

ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم میں سے جنہوں نے وصیت نہیں کی وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جس قدر جلد ممکن ہو وصیت کی مبارک تحریک میں شامل ہوں اور جو اس مبارک تحریک میں شامل ہیں ان کو چاہئے کہ وہ الوصیت کی تمام ہدایات پر پوری طرح کاربند ہونے کی کوشش کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کریں۔

وصیت کرنے میں جلدی کرنا اور سستی نہ کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔'' (الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

آپؓ مزید فرماتے ہیں:

''مگر جلد کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارک دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینی دنیاوی برکات سے مالا مال ہوسکیں۔''

(نظامِ نو صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲ ایڈیشن دوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں۔ بلکہ اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔'' (رسالہ الوصیت صفحہ ۳۳)

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''پس غور کریں، فکر کریں۔ جو سستیاں، کوتاہیاں ہوچکی ہیں۔ ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہوجائیں اور اپنے آپ کو بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ہفت روزہ بدر ۲۸-۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء)

جشن صد سالہ خلافت جوبلی

ہمیشہ ہم نے دیکھا ہے خدایا — کہ حق والوں نے باطل کو بھگایا
ہوئے ناکام سارے حق کے دشمن — خدا نے ہی کیا ان کا صفایا
ہمیشہ جب بھی یورش کی عدو نے — ہمیں مولیٰ نے ہی شر سے بچایا
خدا کا شکر ہم کرتے رہیں گے — مسیحِ وقت کو ہم نے ہے پایا
خلافت جوبلی بھی ہم نے دیکھی — تیرا احسان ہے ہم پہ خدایا
خوشی ہم نے منائی ہر جگہ پر — خوشی کا گیت بھی ہم سب نے گایا
دیئے ہم نے جلائے، روشنی کے — ہر اِک نے خوب ربوہ کو سجایا
سدا روشن رہے گی پاک بستی — دُعاؤں سے جسے ہم نے بسایا
لگے نعرے غلام احمد کی جے کے — سبھی نے ہر جگہ نعرہ لگایا
دکھایا ایم ٹی اے نے قادیاں کو — اور پھر ربوہ کا منظر بھی دکھایا
چلی ہیں دیں کی نصرت کی ہوائیں — اب غلبہ دین کا آیا ہی آیا
خلافت سے ہیں وابستہ فتوحات — ہمیں مسرور آقا نے بتایا
خدا کا فضل ہے ہم پہ یہ مومن
خلافت کا ہمارے سر پہ سایہ

(خواجہ عبدالمومن اوسلو-ناروے)

قارئین کے خطوط

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز پر اِس عاجز کی طرف سے آپ کی خدمت میں دلی مبارک باد پیش ہے۔ اِس موقع پر احمدیت کے تینوں مراکز کا اجماع اور حضور کا پُر شوکت، ولولہ انگیز خطاب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا دلکش نظارہ تھا۔ حضور کے خطاب کے دوران جو سماں تھا وہ تو بیان نہیں ہوسکتا۔ مجمع پر عجیب وجد اور محویت کا عالم طاری تھا۔ حضور کا اولوالعزم اندازِ بیان دلنشین بھی تھا اور دلوں کو دہلانے والا بھی تھا۔ عہد دوہراتے وقت تو جسم لرز گیا اور جذبات پر قابو نہ رہا۔ بہت ہی روشن، جامع اور پُر حکمت خطاب تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور نے اِس تاریخ ساز موقع پر نئی صدی کے لئے ہمیں ایک لائحہ عمل عطا کیا ہے اور خلافت کی بنیادوں کو اس طرح سے مضبوط کر دیا ہے کہ اب اِسے دنیا کی کوئی طاقت کبھی بھی ہلا نہ سکے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ کرے کہ ساری انسانیت جلد خلافت احمدیہ کی عظمت اور برکات سے فیض پانے والی ہو۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو بہت اعلیٰ صحت سے رکھے اور حضور کی عمر میں بہت برکت دے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی منفرد استعدادوں کو کمال تک پہنچا کر ان کو نقطۂ منتہا تک پہنچائے اور فتح کا وہ دن جس کے لئے ہم دن گن رہے ہیں وہ ہمیں حضور ہی کی قیادت میں دیکھنا نصیب ہو۔ آمین اللہ تعالیٰ سب کو خلافت کی حقیقت کو سمجھنے کی بصیرت اور اِس دائمی روحانی مخزن سے فیض یاب ہونے کا شرف عطا کرے۔ آمین (افتخار احمد ایاز۔ لندن)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

یوروپین یونین کے ممبر پارلیمنٹ کی زیارت قادیان اور ان کے استقبال میں جلسہ

یوکے سے یوروپین یونین کے ممبر پارلیمنٹ Mr. Godfry Bloom اور ان کی اہلیہ Mrs. Katre Bloom اور موصوف کے آفس کے ایک عہدیدار مکرم Mr. Gowin Towler سرکاری دورہ پر انڈیا تشریف لائے۔ موصوف کے دورہ میں قادیان آنے کا پروگرام بھی تھا۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق موصوف نے دہلی سے رابطہ کیا کہ وہ انڈیا آگئے ہیں اور مورخہ ۱۹راپریل ۲۰۰۸ء کو امرتسر آئیں گے۔ ۲۰راپریل کا دن قادیان کی زیارت کے لئے رکھا ہے۔ چنانچہ حسب پروگرام ۲۰راپریل کو جماعتی نمائندگان کا وفد امرتسر سے موصوف کو قادیان لیکر آیا۔ یہ وفد ۲ بجکر ۱۵ منٹ دوپہر قادیان پہنچا۔ گیٹ دارالمسیح کے پاس جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے ان کا استقبال کیا۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں قیام کیا اور دوپہر کے کھانے کے بعد مقامات مقدسہ دارالمسیح اور بہشتی مقبرہ اور مزار مبارک کی زیارت کی۔ نماز عصر کے بعد Mrs. Katle Bloom لجنہ قادیان کی ممبرات کے ساتھ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سے ملنے ان کے گھر تشریف لے گئیں۔ جہاں تواضع کے بعد خلافت جوبلی کے نشان والا یادگاری تحفہ محترمہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ان کو پیش کیا گیا۔

ساڑھے پانچ بجے سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) میں مہمانان کے اعزاز میں ایک جلسہ رکھا گیا تھا۔ وہاں پہنچنے پر ان کا استقبال کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ناظر صاحب تعلیم نے ان کو قادیان آنے پر خوش آمدید کہا اور مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے استقبالیہ پیش کیا گیا۔ مکرم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ نے اپنی تقریر میں جماعت کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دور دراز سے لوگوں کے قادیان آنے کی بشارت دی تھی۔ لہٰذا قادیان آنے والے حضورؑ کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے کا باعث بنتے ہیں پس قادیان آنے پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ تینوں مہمانان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور قادیان کی زیارت کرنے پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ مہمانان کرام نے قادیان کے اور مقامات بھی دیکھے اور یہاں کے ماحول کو دیکھ کر بہت اچھا اثر لیا اور بار بار جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اگلے روز امرتسر سے ان کی واپسی U.K. کے لئے تھی۔ لہٰذا رات کو ہی جماعتی انتظام کے تحت ان کو امرتسر قیامگاہ تک پہنچایا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آمد جماعت کے لئے ہر لحاظ سے مفید ثابت ہو اور اس کے نیک نتائج برآمد ہوں۔ آمین (ناظر امور عامہ قادیان)

دہلی میں منعقدہ عالمی ۱۸ویں بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا اسٹال اور وسیع پیمانہ میں جماعت کی تشہیر

نیشنل بک ٹرسٹ آف انڈیا کے زیر اہتمام ہندوستام کا سب سے بڑا اور عالمی بک فیئر ہر دوسرے سال دہلی کے مشہور اور معروف پرگتی میدان میں لگتا ہے۔ اس سال کا یہ بک فیئر ۱۸واں عالمی بک فیئر تھا۔ جس میں دنیا بھر کے پبلشروں نے حصہ لیا۔ مورخہ ۲ تا ۱۰ فروری ۲۰۰۸ء کل نو دن تک چلنے والے اس بک فیئر میں حسب سابق جماعت احمدیہ کا بھی اسٹال لگا۔ صد سالہ خلافت جوبلی کی مناسبت سے امسال کل تین اسٹال لئے گئے۔ ایک طرف مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی نمائش، دوسری طرف خلافت سے متعلق قرآن مجید کی آیت، احادیث نبویؐ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات اور خلفاء احمدیت کے ارشادات کے بڑے بڑے پوسٹر لگائے گئے۔ اسی طرح جماعتی کتب اور لٹریچر بھی اسٹال میں رکھے گئے تھے۔ کتاب Revelation Rationality Knoledge and Truth سے بھی بعض خاص پہلو پوسٹر کے ذریعہ نمایاں کئے گئے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجلس سوال و جواب کے کیسٹس ٹی وی کے ذریعہ سنائے اور دکھائے جاتے رہے۔ جس کے باعث ہمارا اسٹال لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ ایک ہزار سے زائد غیر احمدی اور غیر مسلم احباب ہمارے اسٹال پر تشریف لائے ہر روز ہمارے خدام مختلف گیٹ پر کھڑے ہو کر تعارفی لٹریچر اور فولڈر تقسیم کرتے رہے۔ بارہ سے پندرہ ہزار فولڈر تقسیم کئے گئے۔ کم و بیش ۲۹۰۰۰ روپئے کا لٹریچر جماعتی کتب اور C.D &DVD لوگوں نے خریدا۔ محترم داؤد احمد صاحب صدر جماعت دہلی کی قیادت میں خدام، انصار اور لجنہ نے بک اسٹال کے لئے ڈیوٹیاں دیں۔ محترم تنویر علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی، محترم مسعود احمد صاحب ناظم تبلیغ دہلی، مکرم مولوی سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار تقریباً روزانہ حاضر رہے اور تبلیغ کے ساتھ ساتھ اعتراضات اور سوالات کے جوابات دیئے۔ محترم سید فرید الحق صاحب سیکرٹری اشاعت دہلی نے اس بک فیئر کے لئے بہت تعاون دیا۔

قادیان سے محترم مولوی برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت، محترم مولوی عطاء الٰہی احسن غوری صاحب اور محترم مولوی ٹی منور احمد صاحب ہماری مدد کے لئے یہاں تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے اور سعید روحوں کو ہدایت دے۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ دہلی)

صوبہ اتراکھنڈ میں پہلا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ پریس کانفرنس اور جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۱۳راپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ اتراکھنڈ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جو دو جگہ ادا کی گئی۔ درس مکرم طاہر احمد طارق سرکل انچارج جیند و حصار اور مکرم اختر الدین صاحب نے دیا۔ پہلا اجلاس محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ جس میں تلاوت مکرم ناظر حسین صاحب نے کی عہد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے دہرایا۔ تقاریر اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دوسرا اجلاس محترم عطاء اللہ نصرت صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں علمی مقابلہ جات کرائے گئے اور کھانے کے بعد تقسیم انعامات کے ساتھ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

پریس کانفرنس: مورخہ ۱۴راپریل کو صبح ۱۱ بجے پریس کلب دہرادون میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تقریباً چالیس پریس اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے حصہ لیا یہ پروگرام تقریباً ساڑھے بارہ بجے تک چلتا رہا۔ محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے احسن رنگ میں سوالات کے جوابات دیئے۔

جلسہ پیشوایان مذاہب: ۱۴راپریل کو دوپہر دو تا ۵ بجے ماڈرن پبلک اسکول دہرہ دون میں جلسہ پیشوایان مذاہب محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر نودیپ بھٹناگر پروفیسر ڈی اے وی کالج دہرادون نے شرکت کی جبکہ عیسائیت، سکھ مت، ہندو مذہب اور اسلام و احمدیت کی طرف سے نمائندگان نے تقریر کی۔ مہمان خصوصی و دیگر معززین نے اس جلسہ کو بہت سراہا اور اس کو دہرہ دون کی خوش قسمتی قرار دیا جلسہ و دیگر پروگراموں کی خبریں سات بڑے اخباروں اور ٹی وی چینل نے فوٹو کے ساتھ شائع کیں۔ مخالفوں نے S.S.P کے پاس جا کر جلسہ کو رکوانا بھی چاہا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے جماعت کا تعارف کروانے کے بعد تو انہوں نے پولیس کا انتظام جلسہ گاہ میں، ہماری حفاظت کے لئے کیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ نہایت ہی کامیابی کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا جس کی حاضری ۲۵۰ تھی۔ خدا تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ (منیر احمد خان مبلغ سلسلہ دہرادون)

صوبہ اڑیسہ کا چوالیسواں جلسہ سالانہ کیرنگ میں کامیابی سے انعقاد پذیر

جماعت احمدیہ کیرنگ ہندوستان کی بڑی جماعت ہے اور لمبے عرصہ سے مسلسل جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہے۔ امسال بھی ماہ اپریل میں دوروزہ جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔

پہلا روز پہلا اجلاس: مورخہ ۱۲راپریل کے پہلے روز کی پہلی نشست کا آغاز محترم طاہر احمد صاحب کلیم صوبائی امیر اڑیسہ کے زیر صدارت پرچم کشائی اور دعا کے ساتھ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین، محترم مولوی اسمٰعیل خان صاحب نے تربیتی امور پر، محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے برکات خلافت کے عنوان پر دلنشین و مؤثر خطاب فرمایا۔

مبلغین و معلمین و عہدیداران جماعت کا اجلاس: اسی روز دوپہر ۳ بجے صوبہ اڑیسہ میں خدمت بجالانے والے مبلغین و معلمین کرام کا ایک خصوصی اجلاس محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی زیر صدارت مسجد احمدیہ کیرنگ میں منعقد ہوا۔ جس میں محترم ناظر صاحب نے مبلغین و معلمین کو اپنی ذمہ داریوں اور بعض ضروری امور کی طرف سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی روشنی میں توجہ دلائی۔

دوسری نشست: دوسری نشست شام ۵ بجے مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب قادیان و مکرم مولوی سیف الدین صاحب مبلغ سلسلہ صوبہ بنگال کے علاوہ صوبہ اڑیسہ کے مبلغین کرام نے تقاریر کیں۔

دوسرے دن کی پہلی نشست: صبح ۱۰ بجے زیر صدارت مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب، مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم سلسلہ کیرنگ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مرکزی علماء کے علاوہ صوبہ اڑیسہ کے مبلغین کرام نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

دوسرے دن کے جلسہ کی آخری نشست کا آغاز شام ۵ بجے زیر صدارت مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب ریٹائر پروفیسر کندرہ پاڑہ کالج نے بزبان اڑیہ بعنوان ''اسلام میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت'' تقریر کی۔ مورخہ ۱۳راپریل کے جلسہ کی آخری نشست کے دوران اڑیسہ اسمبلی کے دو ممبران جناب جیتو مترا ممبر اسمبلی حلقہ خوردہ اور جناب سرن پاٹک رائے ممبر اسمبلی حلقہ جنی اور نیشنل تعلیمی ادارہ کے افسران نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات و

خدمات کو سراہا۔ ان کی تقاریر کے بعد صدر جلسہ نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اخیر میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان نے اپنے صدارتی خطاب میں تربیت اولاد پر روشنی ڈالتے ہوئے والدین کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

الیکٹرانک و پریس میڈیا کا انٹرویو اور جلسہ سالانہ کے پروگرام کی اشاعت: سالانہ جلسہ کیرنگ کے موقع پر درج ذیل تین ٹی وی چینل کے نمائندے تشریف لائے بعد جلسہ سالانہ کے پروگرام کو ریج کرنے کے علاوہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان کا انٹرویو لیکر دوسرے دن دکھایا۔ ڈی ڈی نیشنل، ای ٹی وی اڑیہ اور او ٹی وی۔ اسی طرح اڑیہ زبان کے کئی اخباروں نے جلسہ سالانہ سے قبل خبریں اور جلسہ سالانہ کے پروگرام کو شائع کیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو تبلیغی وتربیتی لحاظ سے مؤثر و بابرکت بنائے۔

(سید آفتاب احمد نیر مبلغ سلسلہ کیرنگ اڑیسہ)

اعلانات نکاح

☆ ..... سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۸ر مئی ۲۰۰۸ء بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں خاکسار کی نواسی اور مکرم بشیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقفِ عارضی ربوہ۔ پاکستان کی پوتی عزیزہ قانتہ نرگس قمر صاحبہ بنت عزیزم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت وایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل لندن کے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزم خالد کرامت ابن مکرم چوہدری حمید احمد کرامت صاحب آف لندن کے ساتھ مبلغ سات ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر قرار پایا۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور نے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کروائی۔

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا یہ پہلا نکاح ہے جس کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ عزیزم خالد کرامت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت بابو اکبر علی صاحبؓ آف سٹار ہوزری قادیان کا پڑپوتا اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کا پڑنواسہ ہے اور ان دنوں ایم ٹی اے لندن میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دین ودنیا ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے اور سچی خوشیوں اور خوشحالی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے معمور زندگی عطا فرمائے۔ (خواجہ احمد حسین درویش قادیان)

☆ ..... مکرم عطاء المجیب میر صاحب ولد مکرم ہارون رشید میر صاحب ریشی نگر کا نکاح مکرمہ ندیمہ بانو بنت مکرم بشیر احمد آہنگر صاحب ساکن ریشی نگر کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مسجد احمدیہ ریشی نگر میں پڑھا۔

(اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (ہارون رشید میر ریشی نگر)

☆ ..... مکرمہ بشریٰ عفت نسرین صاحبہ بنت مکرم سید ابوالفیض ناصر صاحب ساکن سرلونیا گاؤں کٹک اڑیسہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد طاہر صاحب ولد مکرم محمد نذیر خان صاحب ساکن برہ پورہ صوبہ بہار مبلغ 65000 روپے حق مہر پر مکرم حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (محمد انوار برہ پورہ۔ بہار)

☆ ..... خاکسار نے مورخہ ۱۱ر مئی کو مسجد احمدیہ اودے پور کٹیا ضلع شاہجہانپور میں عزیزم طاہر احمد خان ابن مکرم رشید احمد خان کا نکاح عزیزہ شاہین بانو بنت ہارون احمد خان ساکن اودے پور کٹیا کے ساتھ مبلغ ۱۰۰۰۴ روپے حق مہر پر پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (محمد مالک خادم سلسلہ)

اللہ تعالیٰ تمام رشتوں کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعث خیر وبرکت بنائے۔ آمین۔

ماہ اپریل ۲۰۰۸ء میں وقف عارضی کرنے والے احباب کے اسماء

مکرم محمد صاحب ولد بڑے صاحب بلاری، مکرم محبوب صاحب ولد مکرم حسن صاحب مرحوم بلاری، مکرم اللہ بخش صاحب ولد صاحب جان صاحب۔ بلاری، مکرم دودھ دھیر ولد حسن پیر صاحب۔ بنی مائی، مکرم سید ولد خواجہ صاحب۔ بالونگی، مکرم مولیٰ حسین ولد حسین صاحب۔ بیودر، مکرم دستگیر ولد محی الدین صاحب مرحوم۔ ہومور، مکرم رفیع ولد فقیر صاحب مرحوم۔ ریوانوی، مکرم جیون ولد اسماعیل صاحب۔ ہیرماگیری، مکرم بابو ولد راجہ صاحب چکامگیری، مکرمہ رضیہ احمد صدیق۔ کانپور سرکل، مکرم محمد ستار ولد بابو خان صاحب۔ رامپور، مکرم محمد ہاشم ولد نور محمد صاحب پنکی کٹرا، مکرم کرم دین ولد ابو خان صاحب۔ روپڑ، مکرم فتح محمد ملک ولد سلطان بخش صاحب مرحوم۔ پنجاور، مکرم شبیر محمد ولد سلیم محمد صاحب۔ گوچر، مکرم سوہن دین ولد صدھا صاحب مرحوم۔ بھیرہ، مکرم دیپک خان ولد ستے خان صاحب۔ ملکپور، مکرم محسن خان ولد جمعہ خان صاحب۔ کرم گڑھ، مکرم شیخ ناگور میراولی ولد شیخ سالار صاحب۔ کرشنا، مکرم شیخ ناگورولی ولد شیخ نگیندرا صاحب۔ ٹڈی چرلہ، مکرم کنڈرو خان صاحب کھوہری، مکرم سکندر خان کاٹھات ولد پماجی کاٹھات صاحب، مکرم علیم شاہ ولد موتی شاہ صاحب۔ چتورا، محمد درویش علی ولد محمد اکبر علی صاحب۔ کریم پور، مکرم کھوا خان ولد کریم خان صاحب۔ پرون، مکرم ذاکر احمد ولد مکرم ٹیپو صاحب۔ چتر ورگ، مکرم ذاکر ولد سیف اللہ صاحب مرحوم۔ رائن ہلی، عزیزم شمس الدین ولد محمد رفیع۔ بیدریلی، مکرم شفیع اللہ ولد ٹیپو صاحب، چکہ گنڈن ہلی، مکرم دادا پیر ولد گلاب صاحب۔ ٹماپن ہلی، مکرم محمد سلیم خان ولد شبیر احمد خان صاحب ہریانہ یونگا، مکرم حبیب خان ولد شریف خان صاحب۔ سمین، مکرم فتح خان ولد چندگی خان صاحب۔ کھیڈڑ، مکرم شکر الدین ولد سجان خان صاحب۔ سمین، مکرم عادل احمد بٹ ولد عبدالجبار بٹ صاحب۔ ہاری پاری گام، مکرم ادریس احمد راتھر ولد محمد مقبول راتھر۔ ہاری پاری گام، مکرم سندیپ دین ولد صبا خان صاحب۔ زیرہ، مکرم شبیر علی ولد راج دین صاحب۔ زیرہ، مکرم تاجر حسین صاحب سی چڑھ، مکرم عبدالشکور احمد ولد سلیم احمد صاحب۔ عجب پور، مکرم شبیر احمد ولد حسین صاحب گلبرگہ۔ (ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقفِ عارضی قادیان)

وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لیجئے

جملہ امراء وصدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ان دنوں اسکولوں اور کالجوں میں موسمی تعطیلات ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے کالج کے طلباء اور اسکولوں وکالجوں کے اساتذہ کرام چھٹی پر ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ایسے احباب کو تحریک کریں کہ وہ وقف عارضی کے لئے اپنی سہولت کے مطابق وقت دیں۔ ایسے احباب کو جو وقف عارضی کے لئے تیار ہوں اُنہیں قریب قریب کی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کی غرض سے بھجوائیں اور باقاعدہ مہم کی شکل میں اس کام کا آغاز فرمائیں اور پھر فارم وقف عارضی بھر کر ان کی رپورٹ دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی کو بھجوائیں۔ یاد رہے کہ جو خدام وانصار بک فیئر ومیڈیکل کیمپ وغیرہ میں اپنا وقت وقف کرتے ہیں وہ بھی واقفین عارضی میں شامل ہیں ان سے بھی فارم وقف عارضی بھروا کر دفتر وقف عارضی کو بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے اس مبارک سال میں پہلے سے بڑھ کر مقبول خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے اس کام میں مقامی سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی، قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور زعیم صاحب انصار اللہ کو بھی شامل رکھیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

والدین وسیکرٹریان وقف نو متوجہ ہوں

والدین واقفین وواقفات نو وسیکرٹریان وقف نو کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بچوں کے سالانہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں اور نتائج بھی نکل چکے ہیں۔ ان تمام بچوں کی سالانہ پروگرس رپورٹ اور مارک لسٹ جلد از جلد دفتر وقف نو بھارت قادیان کو بھجوا دیں۔ نیز یہ بھی اطلاع دیں کہ یہ بچے کس کلاس میں داخل ہو رہے ہیں اور کیا مضامین اختیار کر رہے ہیں۔ سیکرٹریان وقف نو مقامی رصوبائی باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ دفتر کو بھجوایا کریں۔

واقفین نو اور اُن کے والدین سے مکرر گذارش کی جاتی ہے کہ دفتر وقف نو نظارت تعلیم قادیان سے اپنا رابطہ بنائے رکھیں تا کہ اُن کی بروقت مناسب راہنمائی کی جاسکے۔ (نائب ناظر تعلیم برائے وقف نو قادیان)

دُعائے مغفرت

افسوس! خاکسار کے دادا جان مکرم سید عبدالحنان صاحب آف سرلونیا گاؤں اڑیسہ ۲۹ر فروری کو بعمر ۹۳ سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند منکسر المزاج اور سادہ فطرت کے مالک تھے۔ اپنے علاقہ میں ہر دلعزیز اور اغیار میں بھی بہت مانوس تھے۔ آپ کی اہلیہ ستمبر ۲۰۰۵ء میں داغ مفارقت دے چکی تھیں۔ جن کی جدائی کا غم آخری دم تک آپ کو لاحق رہا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں اور درجنوں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (سید مشاہد احمد۔ کٹک اڑیسہ)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے
47ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت اور شاندار انعقاد

نمائندہ صدر مملکت سیرالیون، وزراء مملکت، ممبران پارلیمنٹ، 25 پیراماؤنٹ چیفس، نمائندگان پیراماؤنٹ چیفس، چیفڈم سپیکرز، 200 سے زائد اعلیٰ حکومتی عہدیداران، قبائلی سرداروں، متعدد غیراز جماعت أئمہ کرام اور عیسائی لیڈروں کی شرکت 375 جماعتوں کے 14000 احباب کی جلسہ میں شرکت جن میں 3000 نومبائعین شامل ہیں۔ اخبارات و ٹی وی پر جلسہ کی کوریج۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کو امسال 8 تا 10 فروری اپنا 47واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ افسر جلسہ سالانہ مسٹر ابراہیم جنجوعہ کی نگرانی میں ہونے والے انتظامات میں جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طلباء نے معاونت کی۔ امسال حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کو مرکزی مہمان کے طور پر سیرالیون بھجوایا۔ آپ نے بطور مبلغ سلسلہ اور پھر عرصہ 13 سال امیر و مشنری انچارج سیرالیون خدمات کی توفیق پائی۔ آج کل آپ کینیڈا میں بطور مبلغ سلسلہ خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ حسب سابق احمدیہ سیکنڈری سکول Bo کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔

پہلا دن ۔ بروز جمعة المبارک: 9:45 بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مرکزی مہمان مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ نائب امیر اوّل ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب نے سیرالیون کا جھنڈا لہرایا۔ پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ ہوا۔ صدر مملکت کو دعوت دی گئی تھی لیکن وہ اپنی مصروفیت کی وجہ سے شامل نہ ہوسکے اور اپنے نمائندہ کو بھجوایا۔ صدر مملکت کے نمائندہ وزیر اعلیٰ جنوبی صوبہ پہنچے تو ان کا استقبال مکرم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون، مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب، نائب امیر صاحب اوّل اور افسر صاحب جلسہ سالانہ نے کیا۔ آپ کے ہمراہ بعض دوسرے منسٹرز اور ممبرز آف پارلیمنٹ بھی تشریف لائے۔

مہمانوں کے آنے کے بعد افسر صاحب جلسہ سالانہ نے وزیر اعلیٰ اور ان کے وفد کے علاوہ آنے والے معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ ویلکم ایڈریس مسٹر سنوسی ایس دین صاحب نے پیش کیا۔ محترم امیر صاحب سیرالیون نے مرکزی مہمان کا تعارف کروایا۔ مرکزی مہمان نے اہل سیرالیون اور خصوصاً جماعت احمدیہ سیرالیون کو حضور انور ایدہ اللہ کی جانب سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا جس کا احباب جماعت نے نہایت گرم جوشی سے جواب دیا۔ آپ نے سیرالیون کے ساتھ اپنی جذباتی وابستگی کا بھی ذکر فرمایا۔

صدر مملکت کے نمائندہ کا خطاب: اس کے بعد صدر مملکت کے نمائندہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک بہت ہی منظم جماعت ہے۔ یہ جماعت خدا کی وحدانیت کے سائے تلے متحد ہے۔ احمدیہ جماعت کے اتحاد کی وجہ ان کی نیکی اور حضرت محمد ﷺ کی اتباع ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ 1938ء میں جماعت اس ملک میں قائم ہوئی اس وقت سے آج تک جماعت نے اشاعت اسلام، تعلیمی، طبی خدمات اور لوگوں کی معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے احمدیہ مسلم ریڈیو اسٹیشن کا ذکر بھی کیا کہ اس کے ذریعہ ایک اچھے معاشرے کی بنیاد پڑ رہی ہے جس میں لوگوں کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ کس طرح پرامن طور پر ملک کی ترقی میں حصہ لینا ہے۔ آپ نے صدر مملکت کی طرف سے پیغام دیتے ہوئے کہا کہ نئی گورنمنٹ کھلے دل سے جماعت کی ملک میں موجودگی کو پسند کرتی ہے جماعت کو سچا مسلمان فرقہ سمجھتی ہے اور ملک کی ترقی میں برابر حصہ دار سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر مملکت چاہتے ہیں کہ جیسا کہ جماعت ملک کی ترقی میں ایک بنیادی حصہ دار ہے جماعت اپنے کاموں میں مزید توسیع کرے تاکہ ہم ملک میں ٹھہراؤ اور بہترین زندگی گزارنے والے بن سکیں۔

آخر پر پیراماؤنٹ چیف آف Bo جو کہ احمدی ہیں نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب سیرالیون نے اختتامی دعا کروائی۔ اس اجلاس میں بہت سے وزراء کے علاوہ مختلف سرکاری افسران، پیراماؤنٹ چیفس، قبائلی سرداروں اور بہت سے معزز لوگوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد نماز جمعہ کے لئے احباب تشریف لے گئے۔ جس میں عیسائی مہمان بھی شامل ہوئے۔

پہلا دن دوسرا اجلاس: دوسرا اجلاس مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد بعض معزز وزراء نے خطاب کیا اور سیرالیون کے لئے جماعت کی طبی و تعلیمی خدمات کو سراہا۔ ڈپٹی منسٹر ایجوکیشن نے اپنی تقریر کے بعد دوران سال تعلیمی میدان میں امتیاز پانے والے طلباء اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے سکولوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اس سیشن میں مولوی الامی احمد سیسے، مکرم جمال الدین محمود صاحب، پیراماؤنٹ چیف محمد بانیاں ممبر آف پارلیمنٹ جو کہ خدا کے فضل سے احمدی ہیں نے تقریر کی۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس: اس دن پہلے اجلاس کا آغاز 9:45 نائب امیر اوّل مکرم ڈاکٹر الحاج ادریس بنگورہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اس سیشن میں نیشنل چیئرمین سیرالیون پیپلز پارٹی (اپوزیشن پارٹی) نے بھی شرکت کی۔ آپ نے اپنے خطاب میں جماعت کی اسلامی اور معاشرتی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا اور جماعت کی تعلیمی و طبی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سب سے منظم، فعال اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنے والا اور مدد کرنے والا فرقہ احمدیہ ہے۔ آپ نے ابتدائی مبلغین کی بعض دلچسپ یادوں کو بھی دہرایا جس سے حاضرین جلسہ کے ایمانوں میں تازگی پیدا ہوئی۔

اس سیشن میں مسٹر جے ایم تالو نے "خلافت راشدہ" مسٹر ابراہیم سیسے صاحب "قدرت ثانیہ"، مکرم طاہر احمد عابد صاحب مبلغ سلسلہ نے "خلیفہ خدا بناتا ہے"، مکرم معلم شیخو الفا کروما نے "حضرت محمد ﷺ کی آخری زمانے کے بارے میں پیشگوئیاں اور سائنس کی رو سے ان کا مکمل ہونا" کے عنوان پر کی۔ دعا کے ساتھ یہ سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن دوسرا اجلاس: نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے اجلاس کا نائب امیر دوم الحاج علیو ایس دین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد معلم نور العین سیسے صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کا اللہ تعالیٰ سے عشق"، مسٹر سنوسی ایس دین صاحب نے "دس شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں"، مسٹر سانڈی موجے پرنسپل ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول نے "خلفاء احمدیت اور کارنامے"، مسٹر اسماعیل تالو صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول Bo نے "نظام وصیت کا تعارف اور اس کی اہمیت" عنوان پر تقریر کی۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

تیسرا دن اختتامی اجلاس: یہ اجلاس 10:00 بجے صبح مکرم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی صدارات میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اس سیشن میں مرکزی نمائندہ مکرم محترم خلیل احمد مبشر صاحب نے کی "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کینیڈا کے دورہ کے دوران جماعت کے مخلصین کے حضور انور سے پیار اور محبت کے دلگداز واقعات سنائے۔

آپ نے دوران سال یسرنا القرآن اور ناظرہ قرآن مکمل کرنے والوں اور مجموعی طور پر بہترین کارکردگی پیش کرنے والے ریجن میں انعامات تقسیم کئے۔ مہمان خصوصی نے اپنی طرف سے بعض عمر رسیدہ احمدیوں کو بھی انعامات دیئے جنہوں نے ادھیڑ عمر میں قرآن مجید پڑھنا سیکھا اور مکمل کیا۔ اختتامی خطاب محترم امیر صاحب سیرالیون نے فرمایا۔ آپ نے اطاعت خلیفہ اور اطاعت نظام جماعت کے موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ خطاب کے اختتام پر آپ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالے سے اس پہلے جلسے کے کامیاب انعقاد پر سب حاضرین کو مبارکباد بھی دی۔ دعا کے ساتھ یہ تین دن کا بابرکت دورانیہ اپنی برکتوں کو پھیلاتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

حاضری: جلسہ سالانہ کے موقع پر گزشتہ سال کی حاضری 12300 سے زائد تھی۔ جبکہ امسال 14000 سے زائد رہی جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ یہ بھی صد سالہ خلافت جوبلی کا ایک بابرکت پھل ہے۔ جلسہ میں 12 ریجنز کی 375 جماعتوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں 3000 سے زائد نومبائعین نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں 1200 سے زائد غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

لجنہ اماء اللہ اجلاس: دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں خواتین اور مردوں کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔ خواتین کے اجلاس کی صدارت آنریبل مکرمہ سیف اللہ موجے ممبر آف پارلیمنٹ جو نیشنل صدر لجنہ ہیں نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مسز سلمہ کالون نے "اسلامک میرج" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خواتین کو شادی کا اسلامی طریق بتایا۔

حاجہ تالو نے اپنی تقریر میں شادی کے لئے ساتھی کے چننے کی اسلامی تعلیمات کے بارے میں بتایا۔ مسز کروما نے خواتین کے اسلام میں رول کے بارے میں بتایا۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ خواتین نے دین کے معاملے میں نمایاں کام کئے ہیں۔ لجنہ نے اختتامی خطاب کے لئے مکرم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کو دعوت دی۔ محترم امیر صاحب نے پردہ کے اہتمام کے ساتھ یہ خطاب فرمایا جس میں آپ نے صد سالہ جوبلی سال کے حوالے سے خلافت کی اہمیت اور برکات کا تفصیلی ذکر کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس سیشن کو لجنہ نے اپنے اجتماع کے طور پر بھی منایا۔

مجلس سوال و جواب: جمعہ اور ہفتہ کی شب بعد از نماز مغرب و عشاء سوال و جواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم امیر صاحب سیرالیون اور مرکزی مہمان نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ جلسہ میں شمولیت کی بدولت 37 افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ بیعت کرنے والوں میں ایک پیراماؤنٹ چیف، منسٹر آف انرجی اینڈ پاور کی نمائندہ، میامبا ڈسٹرکٹ محکمہ زراعت کے آفیسر، ڈپٹی چیف امام سیرالیون آرمی بھی شامل ہیں۔

میڈیا کوریج: جلسہ کے آغاز سے قبل ٹیلی ویژن اور اخبار کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔

جلسہ کے پہلے دن کی کاروائی 3 ریڈیو اسٹیشنز کے ذریعہ براہ راست نشر ہوئی۔ جبکہ مقامی ٹیلی ویژن نے خبروں میں بھی اس کی خبر دی۔ اس کے علاوہ ایک ڈاکومنٹری پروگرام بھی بنایا گیا ہے جس کے لئے ٹی وی والوں نے ہمارے ہیڈکوارٹر آکر مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کیا ہے جس میں جماعت کے بارے میں سوالات کئے گئے اور پھر جلسہ کی ویڈیو پیش کی گئی۔ جلسہ کے موقع پر بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جلسہ کے موقع پر مرکزی و مقامی لٹریچر تقریباً 1000 ڈالر کا فروخت ہوا۔

پرنسپلز و ہیڈ ٹیچرز کانفرنس: جلسہ کے دوسرے دن بعد نماز عشاء ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت احمدیہ مسلم سکولز کے پرنسپلز، ہیڈ ٹیچرز و ٹیچرز کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر جماعت سیرالیون نے بطور چیئرمین شرکت کی۔ اس میٹنگ میں سکولوں کے رزلٹ اور کارکردگی کے بارے میں تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس میں 200 سے زائد اساتذہ نے شرکت کی۔

گنی کناکری سے وفد کی شمولیت: جلسہ میں ہمسایہ ملک گنی کناکری جو کہ سیرالیون جماعت کے ماتحت ہے سے مکرم مبلغ سلسلہ گنی کناکری کی سربراہی میں 9 رکنی وفد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ جماعت سیرالیون کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین (رپورٹ: رضوان احمد افضل۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سکریٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17220: میں سجاد احمد راتھر ولد الحاج بشیر احمد راتھر قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت ڈاکخانہ شورت کولگام ضلع کولگام صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31/7/2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میرے والدین حیات ہیں۔ جو بھی جائیداد غیر منقولہ ہے۔ اس کے مالک مکرم والد صاحب ہیں۔ وہ ان کے نام ہے۔ (زرعی زمین آبی اراضی۔ مکان۔ باغ) جس وقت اس جائیداد میں سے حصہ ملے گا۔ اس کی اطلاع دفتر کو کر دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشیر احمد راتھر   العبد سجاد احمد راتھر   گواہ عبد الرشید ضیاء

وصیت 17221: میں فاطمہ بیگم زوجہ بشیر احمد راتھر قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال تاریخ بیعت 1965ء ساکن شورت ڈاکخانہ شورت ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31/7/2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھی ایک عدد اور کانٹے ایک جوڑی ہے۔ جس کی مالیت تقریباً 10000 روپئے ہے۔ حق مہر 5000 روپئے بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشیر احمد راتھر   الامۃ فاطمہ بیگم   گواہ عبد الرشید ضیاء

وصیت 17222: میں زرینہ فیروز زوجہ کے ایم فیروز قوم احمدی پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 1996ء ساکن فورٹ کوچی ڈاکخانہ فورٹ کوچی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15/6/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کان کی بالی وزن ایک تولہ مالیت تقریباً 5000 روپئے۔ والد صاحب حیات ہیں ورثہ میں ابھی تک کچھ نہیں ملا۔ ملنے پر دفتر کو اطلاع دے دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم فیروز   الامۃ زرینہ فیروز   گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 17223: میں ایم محمد نذیر ولد سی جی عبد اللہ کویا قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ A.E.D 4000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم عبد الحکیم   العبد ایم محمد نذیر   گواہ ایم ظفر اللہ

وصیت 17224: میں ایاز احمد پی ولد کے محمد صالح قوم مسلم پیشہ اکاؤنٹنٹ تاریخ پیدائش 30/5/1977 پیدائشی احمدی ساکن دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/1/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 5000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد الرحیم پی   العبد ایاز احمد پی   گواہ اعجاز الحق این

وصیت 17225: میں پی کے شمس الدین ولد کنجو محمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن اریاڈ کوڈنگلور ڈاکخانہ اریاڈ ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 1200 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد السلام سی جی   العبد پی کے شمس الدین   گواہ تقی الدین

وصیت 17226: میں شمیم احمد کے پی ولد ایم محمد شریف قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 2850 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد السلام سی جی   العبد شمیم احمد کے پی   گواہ علی کنجو

وصیت 17227: میں شمیم احمد اے پی ولد عبد الحمید اے پی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی R.S ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/6/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 5800 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد السلام سی جی   العبد شمیم احمد اے پی   گواہ خلیل احمد بی

وصیت 17228: میں زبیر احمد سی ولد مطیع اللہ سی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کے پورم ڈاکخانہ موگرال ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 2500 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد السلام سی جی   العبد زبیر احمد سی   گواہ علی کنجو

وصیت 17229: میں شبیر احمد ولد ایم عبد المالک قوم مسلم پیشہ بیروزگار عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ AED 500 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہد احمد　　　العبد شبیر احمد　　　گواہ نیر احمد

وصیت 17230:: میں ظفر اللہ ولد اے پی احمد کویا قوم مسلم پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 23/7/66 پیدائشی احمدی ساکن دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/2/05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت خاکسار کے پاس بیت الدعا قادیان میں 1/4 کی حصہ داری ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 140000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 6159 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد السلام سی جی　　　العبد ظفر اللہ　　　گواہ عبد المومن ایس وی

وصیت 17231:: میں حسینہ بشیر زوجہ کے بشیر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن مریاکنی ڈاکخانہ تروو ثرام کنو ضلع پالاکاڑ وصوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 40 سینٹ زمین ہے۔ اپنے ترکہ کا مال جب تقسیم ہو جائے گا بروقت دفتر کو اطلاع کر دی جائے گی۔ فی الحال خاکسارہ کی منقولہ جائیداد 3360 روپے کا 4 گرام سونا ہے۔ حق مہر 2000 روپے وصول شدہ۔ زیور طلائی 22 کیرٹ 22 پون یعنی 176 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/15 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی محمد یونس　　　الامۃ حسینہ بشیر　　　گواہ کے بشیر

وصیت 17232:: میں کی پی نصرت عزیز زوجہ ٹی عبد العزیز قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن تیل ہاؤس ڈاکخانہ تروو ثرام کنو ضلع پالگاڑ وصوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 22 سینٹ زمین ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 110000 روپے ہوگی۔ حق مہر 2000 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ این شفیق احمد　　　الامۃ کے پی نصرت عزیز　　　گواہ ٹی عبد العزیز

وصیت 17233:: میں عطیۃ القدوس زوجہ سجاد احمد راتھر قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمد ساکن شورت ڈاکخانہ شورت ضلع کولگام صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی: ہار چار عدد، کانٹے چھ جوڑی، ٹاپس تین جوڑی، چین تین عدد، پنڈلم دو عدد، کڑے چار عدد، بریسلیٹ ایک عدد، ٹکا ایک عدد، انگوٹھی 17 عدد، پونڈ ایک عدد۔ کل وزن 355 گرام۔ جس کی کل قیمت اندازاً 265398 روپے ہوگی۔ حق مہر 111101 روپے بذمہ خاوند۔ جس میں مبلغ گیارہ ہزار ایک صد ایک روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 24000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ میر عبد الرحمٰن　　　الامۃ عطیۃ القدوس　　　گواہ سجاد احمد راتھر

وصیت 17234:: میں شیخ نور احمد میاں ولد شیخ کریم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن جنکلہ پالم ڈاکخانہ چینتلہ نرزہ ضلع کرشا صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3438 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اقبال کنڈوری　　　العبد شیخ نور احمد میاں　　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17235:: میں محمد مصطفےٰ ولد محمد مولانا قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈور ڈاکخانہ رایپرتی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت جو خاکسار کو اپنے والد محترم کی طرف سے جو جائیداد ملی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے: ایک ایکڑ تیرہ گنٹہ زمین موجودہ قیمت 20000 روپے، سروے نمبر 596۔ ایک ایکڑ آٹھ گنٹہ زمین سروے نمبر 600/A موجودہ قیمت 40000 روپے۔ ایک ایکڑ پانچ گنٹہ زمین سروے نمبر 604/1 موجودہ قیمت 40000 روپے۔ ایک ایکڑ 25 گنٹہ زمین سروے نمبر 606/G موجودہ قیمت 40000 روپے۔ دو ایکڑ زمین موجودہ قیمت 40000 روپے۔ کل زمین 6 ایکڑ 51 گنٹہ۔ جس کی کل رقم 180000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد مدار صاحب　　　العبد محمد مصطفےٰ　　　گواہ محمد مولانا

وصیت 17236:: میں محمد سراج الدین ولد محمد عزیز الدین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1983ء ساکن کنچن باغ ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ رہائشی مکان دو منزلہ 222 مربع گز سروے نمبر 18-8-254/A/1/55 بمقام کنچن باغ جس کی موجودہ قیمت 1500000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد معراج　　　العبد محمد سراج الدین　　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17237:: میں محمد اقبال کنڈوری ولد سید علی قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈور ڈاکخانہ رایپرتی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3984 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عمر　　　العبد محمد اقبال کنڈوری　　　گواہ محمد انور احمد

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

نائیجیریا میں تیل سے لگی آگ سے ۱۰۰ افراد ہلاک

۱۵ رمئی کو نائیجیریا کے دارالحکومت کے مضافات میں ایک پائپ لائن سے رسنے والے تیل کے آگ پکڑنے سے کم سے کم ۱۰۰ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ یہ پائپ مٹی ہٹانے والی مشین کی زد میں آ کر پھٹ گئی تھی۔ زیادہ تر اموات آگ پھیلنے کے بعد بھگدڑ مچنے سے ہوئیں۔

برطانیہ میں انسانی جنین پر تحقیق کی اجازت دیدی گئی

برطانیہ میں پارلیمان کے ارکان نے ایسے قوانین میں تبدیلی کی منظوری دے کر انسانی جنین کے وسیع تر استعال کی اجازت دے دی ہے۔ انسانی جنین اپنی تخلیق کے ابتدائی مراحل میں سائنسی تحقیق کے لئے استعال ہوں گے۔ اس تبدیلیوں کی وزیر اعظم گورڈن براؤن اور حزب اختلاف کے رہنما ڈیوڈ کیمرن دونوں نے حمایت کی جبکہ کابینہ کے تین کیتھولک وزراء نے قانون میں اس تبدیلی کی مخالفت کی۔ ارکان پارلیمان کو ان متنازعہ قوانین کے لئے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ ڈالنے کی اجازت دی گئی تھی۔ برطانوی پرلیمان نے ایسے جنین کی تخلیق کی بھی اجازت دے دی جن کو بنانے کا مقصد ان کے بڑے بہن یا بھائی کو لاحق کسی خطرناک مرض کا علاج کرنا ہوگا۔ یہ خصوصی بہن بھائی دراصل ایسے جنین ہوں گے جو جینیاتی طور پر اپنے بہن بھائیوں سے مطابقت رکھیں گے اور ان کے علاج میں مددگار ثابت ہوں گے۔ ان قوانین کی مخالفت کرنے والوں کا کہنا تھا کہ مذکورہ، سائنسی تحقیق انسانی زندگی کی تکریم کے منافی ہے۔ قانون کے حامیوں کا خیال ہے کہ مخلوط النسل جنین پر تحقیق سے الزائمر اور پارکنسن جیسی بیماریوں کا علاج ڈھونڈنے میں مدد ملے گی۔

افغانستان وعراق میں تعینات ۴۳۰۰۰ سے زائد فوجی ذہنی مریض بن گئے ہیں

امریکی محکمہ دفاع کی حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان اور عراق میں تعینات ۴۳۰۰۰ سے زائد فوجی جنگی کاروائیوں میں حصہ لینے کے لئے طبی طور پر فٹ نہیں اور وہ ذہنی مریض بن گئے ہیں۔ افغانستان اور عراق میں ان فوجیوں کو اپنے آپریشنز میں سخت مشکلات کا سامنا ہے جو مشکل حالات میں اپنے اعصاب پر قابو نہیں رکھ سکتے اور وہ جلد اپنے ملک واپس لوٹنا چاہتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ڈاکٹروں کی جانب سے ان فوجیوں کو تعینات نہ کرنے کی ہدایت کے باوجود یونٹ کمانڈر انہیں جنگی محاذوں پر بھیجنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ صدر بش نے امریکی فوجیوں کے ذہنی اور جسمانی خرابی صحت کے باوجود مزید ۳۰۰۰۰ فوج عراق بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عالمی حدت میں اضافہ پانی کی شدید قلت کا خدشہ

عالمی حدت میں اضافے کی وجہ سے ہمالیہ کے گلیشیر تیزی سے پگھل رہے ہیں جس کی وجہ سے برصغیر پاک وہند اور چین میں کروڑوں افراد کے پانی کے لئے ترس جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ تحفظ ماحول کے عالمی ادارے ''ڈبلیو ڈبلیو ایف'' کے مطابق ہمالیہ کے گلیشیر دس سے پندرہ میٹر سالانہ کی رفتار سے پگھل رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کی وجہ سے پہلے تو ہمالیہ سے نکلنے والے دریاؤں میں طغیانی آئے گی اور پھر بتدریج دریاؤں میں پانی کم ہوتا چلا جائے گا جس کے نتیجے میں پاکستان، بھارت، نیپال اور چین کے کروڑوں باسیوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ پاکستان کے حوالے سے ڈبلیو ڈبلیو ایف کا کہنا ہے کہ ملک میں پانی کی دستیابی مسلسل کم ہو رہی ہے اور آئندہ چند برسوں میں یہ تشویشناک حد تک پہنچ سکتی ہے۔

دنیا کا سب سے چھوٹا ہیلی کاپٹر پرواز کے لئے تیار

۱۵ رمئی ۲۰۰۸ء دنیا کا سب سے چھوٹا ہیلی کاپٹر پرواز کے لئے تیار ہو گیا۔ دنیا کا سب سے چھوٹا ہیلی کاپٹر تیار کرنے والی گینائی یانا کیساوا کے مطابق ۷۵ کلوگرام وزن کا حامل ایک انسان کی سواری رکھنے والا ہیلی کاپٹر اپنی پہلی پرواز فلورنس کے قریب مشہور مصور لیونارڈو ڈی ونچی کی جائے پیدائش کی فضاء میں کرے گا۔ گینائی نے بتایا کہ وہ ہیلی کاپٹر کی پرواز کے ذریعے لیونارڈو ڈی ونچی کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہیلی کاپٹر کو جن ایچ فور کا نام دیا گیا ہے۔ جس کے دو روٹرز ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر ۵۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتا ہے۔ گینیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں اس ہیلی کاپٹر کو دنیا کا چھوٹا ترین ہیلی کاپٹر قرار دیا گیا ہے۔

منقولات

دنیا میں اسلام میں دلچسپی اور مسلمانوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے

ویٹیکن کا اعتراف

مغرب کی طرف سے اسلام کی عالمگیر حقانیت اور مسلمانوں کی مقبولیت کی ایک واضح اور روشن دلیل منظر عام پر آ گئی ہے۔ کیتھولک عیسائیوں کے روحانی مرکز ویٹیکن سٹی نے یہ حقیقت تسلیم کر لی ہے کہ دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ سولہویں پوپ بینی ڈکٹ نے گزشتہ دنوں ۲۰۰۸ کی مقالہ نما رپورٹ شائع کی۔ ویٹیکن کے ترجمان آبز رویٹو رومینو کی رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کی زیادہ شرح پیدائش اور مغرب میں قبول اسلام کے بڑھتے ہوئے واقعات کے باعث دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد کیتھولک عیسائیوں سے کہیں بڑھ چکی ہے۔ ساڑھے چھ ارب کی عالمی آبادی میں مسلمان ۱۹ فیصد جبکہ کیتھولک عیسائی ۱۷ فیصد ہیں۔

مغرب کی طرف سے یہ اعتراف حقیقت کوئی پہلی دفعہ نہیں ہوا ہے، اس سے قبل بھی مغرب کی کئی اہم شخصیات اس حقیقت کا برملا اعتراف کر چکی ہیں۔ امریکی میڈیا دنیا بھر میں جنگوں اور عالمی امور میں امریکی مفادات کا ہی بھرپور تحفظ کر رہا ہے تاہم اب متبادل ذرائع ابلاغ کے میدان میں آنے سے دنیا بھر میں امریکی منافقت اور کمزور ملکوں سے ہونے والی زیادتیوں سے دبیز پردہ اٹھ رہا ہے۔ قدرت سے کیا بعید کہ وہ کعبہ کو بت خانوں سے ہی پاسباں مہیا کر دے جس کے لطیف اشارے مل رہے ہیں۔

ایک دوسری رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں عیسائیوں کا مذہب کی طرف رجحان بتدریج کم ہو رہا ہے۔ اس کے برعکس مسلمانوں میں مذہبی رجحان میں دن دگنا رات چوگنا اضافہ ہوا ہے۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق سوئٹزر لینڈ میں تیس ہزار خواتین مسلمان ہو چکی ہیں۔ اسپین میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان ہوئے ہیں۔ اسپین کے بارے میں رپورٹ کہتی ہے کہ کیتھولک اسپین میں عیسائیوں کی بڑی تعداد نے چرچ جانا ہی ترک کر دیا۔ چرچ ویران ہو رہے ہیں۔ اسپین میں ایک بار پھر اسلام اور عیسائیت میں وہی پرانی کشمکش کی بازگشت عود کر آئی ہے جو کبھی ماضی کا حصہ رہی تھی۔ فرانس کے بارے میں رپورٹ کہتی ہے کہ یہاں اتنی تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے کہ چند سالوں میں اسلام یہاں کا پہلا مذہب ہو جائے گا۔ امریکہ و فرانس میں اس وقت اسلام دوسرا بڑا مذہب بن چکا ہے۔ آسٹریلیا میں اسلام تیسرا بڑا مذہب شمار ہوتا ہے۔ تناسب کے اعتبار سے یورپ کے جس ملک میں زیادہ مسلمان ہیں وہ ہالینڈ ہی ہے۔

اس کے اسباب محرکات اور علل کچھ بھی ہوں اس صدی میں اسلام تیزی سے اپنی جگہ بنا رہا ہے۔ یہ سب دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ یہ صدی، اسلام کی صدی ہے۔ پوری دنیا میں تیزی سے حلقہ بگوش اسلام ہونا اور اس کی تعلیمات میں دلچسپی لینا یہی وہ اصل سبب ہے جس نے مغرب کو پریشان کر رکھا ہے۔ وہ اس کو مختلف حیلوں بہانوں اور ہتھکنڈوں کے ذریعے روکنا چاہتے ہیں۔ اسلام کو بدنام کرنے کے لئے کبھی وہ فلمیں بناتے ہیں تو کبھی توہین آمیز خاکے شائع کرتے ہیں۔ کبھی مکہ اور مدینہ پر حملے کی دھمکی دی جاتی ہے تو کبھی القدس کو شہید کر کے ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا منصوبہ دیا جاتا ہے۔ کبھی اسلامی عقائد اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو کبھی داڑھی کو دہشت گردی کی علامت۔ کبھی حجاب پر پابندی لگا کر مسلم خواتین کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے تو کبھی ان کے لباس پر اعتراض کیا جاتا ہے۔

یورپ میں اسلام کے خلاف یہ سلسلہ کوئی نیا نہیں ہے۔ مغرب مسلمانوں کی وقتاً فوقتاً دل آزاری اور زخموں پر نمک پاشی کر کے امتحان لیتا ہی رہتا ہے۔ وہ مسلمانوں کی ایمانی غیرت کو للکارتا ہی رہتا ہے۔ مکالمہ بین المذاہب رواداری کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔ دانشور اور محققین اس بات پر زور قلم صرف کر رہے ہیں کہ مفاہمت کے عمل کو آگے بڑھایا جائے تا کہ دنیا میں وسیع تر امن کے امکانات روشن ہوں۔ ایسے حالات میں مغرب کی طرف سے قرآن پاک کی اہانت پر مبنی اشتعال انگیز ڈاکومنٹری فلم فتنہ کا ریلیز ہونا اور مسلمانوں کی مقدس ترین ہستی کے نازیبا خاکے شائع ہونا کیا معنی رکھتے ہیں؟ ہم سمجھتے ہیں مغرب کے ایسے اقدامات سے نہ صرف بین المذاہب مفاہمت کے مفید عمل کو شدید نقصان پہنچے گا بلکہ تہذیبوں کے خوفناک تصادم کی راہ بھی ہموار ہوگی۔ اسلام تشدد کی شدید مخالفت کرتا ہے۔ اسلام میانہ روی، رواداری اور نرم گوشہ رکھنے والا مذہب ہے۔ اسلام کے مسلمہ اُصولوں پر نکتہ چینی کرنے والے ہی انحراف کا شکار ہیں۔ اس تناظر میں ہم سمجھتے ہیں کہ ایک دوسرے کو ان کے عقائد اور مذہب کو سمجھنے کے لئے غیر جانبدارانہ تحقیق اور مثبت اظہار رائے کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ اب جبکہ مغرب کی طرف سے اسلام کی عالمگیر حقانیت کا ایک اور ثبوت بھی سامنے آ چکا ہے اور پوری دنیا کے دانشور بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لئے مکالمے اور ڈائیلاگ پر زور دے رہے ہیں۔ اس سازگار ماحول میں مغرب کو ایسے شرانگیز اقدامات سے گریز کرنا چاہئے جن سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے اور مسلمانوں کو ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن کے ذریعے اسلام کی حقیقی شکل مغرب کے سامنے آ سکے۔ یہ اس دور میں کرنے کا بہت بڑا کام ہے۔

(روزنامہ انقلاب ممبئی ۲۱ راپریل ۲۰۰۸ء)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 19th June 2008 | Issue No. 25

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہر احمدی کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا مال پاک ہو اور اگر وہ اپنے مال میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ پھر دیکھے اللہ تعالیٰ کس طرح برکتوں سے نوازتا ہے۔

دشمن یاد رکھے کہ ہم ڈرنے والی قوم نہیں ہیں ہم اس ذوالقوت المتین خدا کے ماننے والے ہیں کہ جب وہ پکڑے تو خاک اڑا دیتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳؍جون ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت رزاق کے حوالہ سے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں بتایا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ہی آج کے خطبہ میں بھی ذکر کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہی ہوں جو تم کو رزق مہیا کرتا ہوں نہ صرف انسانوں کو بلکہ ہر قسم کی مخلوق کو۔ اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے بحیثیت اشرف المخلوقات اسے مادی رزق کی بھی ضرورت ہے اور روحانی رزق کی بھی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کو جو متقی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ذریعوں سے رزق عطا فرماتا رہے گا کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا۔ حضور نے فرمایا: احمدیوں کے کئی خط ملتے ہیں جو مختلف ملکوں میں بسنے والے احمدیوں کے ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈال دیتا ہے بعض دفعہ اس قدر منافعہ ہوتا ہے کہ امید بھی نہیں ہوتی۔ حقیقت میں ایک مومن کی یہ نشانی ہے کہ اللہ جب اس پر فضل فرماتا ہے تو وہ اس کا شکر گزار بندہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- وَمَنْ يَشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ۔ (سورۃ لقمان: ۱۳) یعنی جو بھی شکر ادا کرے وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہی شکر کرتا ہے۔ اور یہی ایک مومن کی نشانی ہوں چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب اپنی اولاد کے لئے حصول رزق کی دعا کی تو ساتھ ہی عرض کیا کہ وہ تیرے شکر گزار بندے بھی بنیں۔ فرمایا: وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ۔ (سورۃ ابراہیم: ۲۸) یعنی انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کرتا کہ وہ شکر کریں۔ پس کاروبار میں برکت کے لئے، تجارتوں میں برکت کے لئے اور زراعت میں برکت کے لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہئے۔ تب اللہ تعالیٰ مزید نعمتوں سے نوازتا ہے اور بڑھ چڑھ کر برکتیں عطا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سورہ ابراہیم: ۸) یعنی اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو مزید بڑھا چڑھا کر دونگا۔ فرمایا ایک غیر مومن کے لئے تو کہا جا سکتا ہے کہ قانون قدرت کے تحت اس کی محنت کو اللہ تعالیٰ نے پھل لگایا لیکن ایک مومن کے لئے اس سے بھی زائد چیز ہے کہ جب وہ اللہ پر ایمان لاتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے اور اس کا شکر گزار بندہ بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو زیادہ عطا کرتا ہے اور اگر کوئی کمی رہ بھی گئی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کمی کو دور کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ پر ایمان ہو کہ خدا رازق ہے تو اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو وہ ایسے ایسے راستوں سے رزق عطا کرتا ہے کہ وہم وگمان میں نہیں آسکتا کہ یہ رزق کہاں سے آگیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (سورۃ الطلاق: ۳-۴)

یعنی اور جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے اور وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا۔ فرمایا: یہ معجزات جو ہوتے ہیں اور یہ جو غیر معمولی فضل عطا ہوتے ہیں ان کے لئے اللہ نے ایک شرط رکھی ہے کہ بندہ تقویٰ کی راہوں کی طرف قدم بڑھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عجب، خود پسندی، ریاکاری اور مال حرام سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔

پس ایک مومن کا کام ہے کہ ان برائیوں سے بچے جو شخص باریک سے باریک گناہوں سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے لئے نجات کی راہیں کھول دیتا ہے اور ہر مشکل سے اس کو بچا لیتا ہے لیکن جب انسان خدا پر سے بھروسہ چھوڑ دیتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ عزوجل نے تم کو پیدا کیا ہے اور تمہیں رزق عطا کیا ہے پس تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ فرمایا اگر اس حقیقت کو کوئی سمجھ لے تو حقیقی رنگ میں اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے گی اور جب عبادت کی طرف توجہ رہے گی تو عبد بنیں گے اور قناعت پیدا ہوگی اور قناعت پیدا ہوگی تو ناجائز رنگ سے پیسہ جوڑنے کی طرف توجہ نہیں رہے گی۔ پس تھوڑی بہت تنگی ہو تو برداشت کرنی چاہئے کہ یہی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ اللہ کمزور ہے وہ بڑی طاقتوں والی ذات جب تم اس پر بھروسہ کرو گے تو وہ تمہاری ضرور مدد کرے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ۔ (سورہ روم: ۴۰) یعنی اللہ کی رضا چاہتے ہوئے جو تم کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو اسے بڑھانے والے ہیں۔ فرمایا: خدا کی راہ میں دینے سے رزق اور مال بڑھتا ہے اس لئے اللہ کی راہ میں جو بھی دو پاکیزہ مالوں میں سے دو۔ پس ہر احمدی کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا مال پاک ہو اور اگر وہ اپنے مال میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ پھر دیکھے اللہ تعالیٰ کس طرح برکتوں سے نوازتا ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت میں کئی لوگ ہیں جو خود پر تنگی وارد کر لیتے ہیں مگر چندوں میں کمی نہیں آنے دیتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس سے ان کے مالوں میں برکت پڑتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس ضمن میں ایک دُعا سکھلائی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا یعنی اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور پاکیزہ رزق اور تیری درگاہ میں مقبول عمل بجالانے کی استدعاء کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رزق کے ایک معنی حصہ کے بھی ہوتے ہیں اس کے اعتبار سے بھی کچھ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ۔ (الواقعہ: ۸۳) یعنی تم اپنا رزق بناتے ہو۔ اسی بناء پر کہ تم جھٹلاتے ہو۔ فرمایا: یہ آیت سورۃ الواقعہ میں بیان ہوئی ہے اس میں دور اوّل کے خوش نصیبوں اور بدنصیبوں کا ذکر ہے اس آیت میں ان بدنصیبوں کا ذکر ہے جو تکذیب کی وجہ سے رزق کماتے ہیں۔ یہ لوگ شیطان کی گود میں بیٹھے ہوئے ہے۔ اور اس لئے حق کی دشمنی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی تکذیب اور اس کی دشمنی سے ان کو نفع حاصل ہوتا ہے۔ فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ احمدیت کے مخالف ملکوں میں ملاں اور سیاستدان دونوں اکٹھے مل کر خدا تعالیٰ کے مامور کی تکذیب کا کام کر رہے ہیں اور صد سالہ خلافت جوبلی کے اس سال میں ان کے حسد کی آگ اور بھی بھڑک رہی ہے۔ فرمایا یہ لوگ جن کا رزق جھٹلانے پر منحصر ہے یا جو جھوٹ بول کر رزق کمانے والے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ پھر گرم پانی کے ساتھ ان کی دعوت کرے گا۔

پس آج جو پاکستان اور انڈونیشیا میں مخالفت کا بازار گرم ہے تو دونوں جگہ ہی ملاں اور سیاستدان احمدیوں کے خلاف سرگرم ہیں۔ احمدیوں کو میں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ صبر، حوصلہ اور دعاؤں سے کام لیں۔ اللہ کے مسیح کو مانا ہے تو صبر سے کام لیں۔ گزشتہ ۱۲۰ سال سے انہوں نے ہر طرح کی تکلیفیں دی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقیات پر ترقیات عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ فرمایا پاکستان کے ایک آمر نے کہا تھا کہ میں جماعت کے ہاتھوں میں کشکول پکڑا دونگا تو اس کا انجام بھی آپ لوگوں نے دیکھ لیا۔ دوسرے نے جماعت کو تباہ کرنا چاہا تو اس کا انجام بھی آپ لوگوں نے دیکھ لیا لیکن جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رزق کے نئے سے نئے راستے کھول رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ (سورۃ الذّٰریٰت: ۵۹) یعنی یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت رزق دینے والا، صاحب قوت اور مضبوط صفات والا ہے۔ پس ہم کو اس خدا کی عبادت کرنے والے اور اس سے رزق مانگنے والے بننا چاہئے۔ فرمایا: گزشتہ چند دنوں سے پاکستام میں ظلم کا بازار پھر گرم ہوگیا ہے۔ احمدی طلباء کو کالجوں سے نکالا جا رہا ہے۔ بعض دیہاتوں میں گھیراؤ کی صورت ہے لیکن دشمن یاد رکھے کہ ہم ڈرنے والی قوم نہیں ہیں ہم اس ذوالقوت المتین خدا کے ماننے والے ہیں کہ جب وہ پکڑے تو خاک اڑا دیتا ہے۔ انڈونیشیاء کے احمدیوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ وہ بھی صبر سے کام لیں، پہلے سے بڑھ کر دُعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ وہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ خود اپنا انتقام لیگا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: اس ہفتہ میں امریکہ اور کینیڈا کے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ وہاں پر بھی خلافت جوبلی کے جلسے ہیں۔ امریکہ کا میرا یہ پہلا سفر ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور سفر میں ہر طرح کی آسانی پیدا فرمائے۔

☆☆☆☆☆